

اُردو زبان  
کا

# لَسَانِيَّاتٍ بِحَرْبٍ

شہزادی

لکھر

اُردو ٹپنگ اینڈ رسم سینٹر سول، ہما جل پر دیش  
(سینہ ل اسی یوٹ آف انڈین لینگو سجیز میر)

اُردو زبان  
کا  
لسانیتی جوگیریہ

شمثادزیدی  
(پچھر)

اُردو پنج اینڈ رسپرچ سینٹر سولن، ہماچل پردیش  
(سینٹرل اسٹریٹ آف انڈین لینکو میجز، سیور)

## ۳ تعارف

لسانیات کا علم اب کافی طام ہوتا جا رہا ہے لیکن اردو زبان میں لسانیات کے کام میں ہم الجھی بہت سمجھیے ہیں ہندوستان کی دیگر زبانوں میں لسانیات کے نت نئے تجربات ہو رہے ہیں اور لسانیات کی ہرئی تھیویری کا اطلاق ہندوستانی زبانوں پر زیگبا جا رہا ہے۔ ہندی اور دیگر ہندوستانی زبانوں میں نہ صرف چامکی (NOAM CHOMSKY) کی بیانی خلائقی قواعد۔

(TRANSFORMATIONAL GENERATIVE GRAMMAR)  
پرموا دبھی موجود ہے بلکہ فلمور (CHARLES F. LMORE) کی حالتی قواعد (CASE GRAMMAR) کا اطلاق بھی ان زبانوں پر ہو چکا ہے۔ لیکن اردو میں لسانیات کا کام تاریخی لسانیات اور اردو کے آغاز وارتقاء کے مسائل سے ابھی آگے نہیں پڑھا ہے۔

نشاد زیدی اس لئے بارگباد کے مستحق ہیں کا نخون نکار دوزبان کا تجزیہ تو پنجی لسانیات کی روشنی میں کیا ہے۔ اردو زبان کے لسانیاتی تجزیے پرموا دبھی فقط نظر سے لمحی گئی اردو میں غالباً اپنی باقاعدہ تصنیف ہے۔

معنوف نے لسانیات کا علم براہ راست حاصل کیا ہے اور اردو کی درس و تدریس کے کاموں سے وہ پچھلے کئی ماں سے والستہ ہیں۔ پہنچاں کتاب علم لسانیات میں انگی دبھی دسوزی اور بحث و ریاضت کا نور زد اور اردو کے تعلیمی و تدریسی تجربات کا بخوبی پیش کرتی ہے۔

مجھے امید ہے کہ یہ کتاب نہ صرف اردو زبان کے معلمین اور طلبہ کے لئے مفید ثابت ہوگی بلکہ اردو زبان سے دبھی رکھنے والے عام فارمین بھی اس سے استفادہ کرسکیں گے۔

مرزا خلیل بیگ  
پرنیں

(اردو و تدریسی تحقیقی مرکز، سولن)

۲۶ جنوری ۱۹۷۸ء

: :

## جملہ حقوق برائی مصنف محفوظ

طبع اول :	اکتوبر ۱۹۴۹ء
تعداد :	پانچ سو
قیمت :	دس روپے
طبیعت :	کتاب کار۔ کاظم پلا،
	جی۔ ٹی۔ روڈ، علی گڑھ

## دستیابی:

شمادزیری، یونی۔ آر۔ سی  
سپرون۔ سولن، ہما جلی پردوش: ۱۷۳۲||  
انجمن ترقی اردو ہند، راؤز بالو سنو، اردو گھر  
نئی دہلی ۱۱۰۰۲

مکتبہ جامعہ لیٹریڈ، جامعہ فنگر، نئی دہلی ۱۱۰۰۲۵  
مکتبہ جامعہ لیٹریڈ، شمادزار کیٹ، علی گڑھ

مصنف کی دیگر مطبوعہ اور غیر مطبوعہ کتابیں :-

- (۱) اپنی بولی پہلا، دوسرا اور تیسرا حصہ سی آئی آئی ال۔ کے  
دی ایس درٹنگ میریز۔  
مطبوعہ
- (۲) ہر زی کے دُورا اُردو بولی۔  
”
- (۳) اُردو اسکرپٹ خرو انگلش۔  
زیر طبع
- (۴) لغت لسانیات۔  
”
- (۵) اے لنگوٹک انا ایس اف اردو نگویج۔  
”
- (۶) اُردو قواعد۔  
”
- (۷) سانیات اور اردو۔  
”
- (۸) اُردو کا ارتھا: ایک تعارف۔ (ترجمہ) از دکتر رزا خلیل احمدی۔  
”
- (۹) اُردو دلائل ایڈ (اردو بڑھے)۔  
”
- (۱۰) اُردو مرکبات۔  
”

س

# انتساب

مشقو والد صاحب کے نام

جن کی محبت سے

ہمیشہ رخڑو ہم رہا

# فہرست

## پیش لفظ

۱۔ اردو زبان

۲۔ صویاں

۳۔ مصوت

۴۔ مصمت و نیم مصمت

۵۔ اردو آوازوں کی درجہ بندی

۶۔ فونیکیات

۷۔ رکن

۸۔ مصوتی تسلی

۹۔ مصمتی خوشے

۱۰۔ فوق قطعی فونیم

۱۱۔ اردو حروف تحری

۱۲۔ اردو مصوتوں کی فونی - بجاں مطابقت

۱۳۔ اردو مصمتوں اور نیم مصوتوں کی فونی - بجاں مطابقت

۱۴۔ خط فتح

۱۵۔ احاطا حات

۱۶۔ کتابیات

۷

۱۱

۱۹

۲۱

۲۸

۳۳

۵۳

۵۷

۵۹

۶۴

۶۸

۷۵

۸۱

۸۴

۹۰

۹۳

## پیش لفظ

اگر چاہرہ دو میں صوتیات اور فونیکیات وغیرہ پر بہت کچھ لکھا جائی کا ہو لیکن ایسی کوئی کتاب نہیں ملتی جس میں اردو کے سمجھی لسانیات پہلو بیکار دی کئے ہوں مختلف مضامین کی شکل میں لسانیات کے موضوع پر جو مواد دستیاب ہے اُس میں زیادہ تر ترجمت کا کام دوسرا حصہ مصنفین کے ہوئے سے لیا گیا ہے۔ اس طرح فارسی کے لئے بے طے کرنا بہت مشکل ہو جاتا ہے کہ وہ کس صفت کے نظریے سے اتفاق کریں۔ حقیقت ہے کہ ہمارے طبق میں جدید لسانیات کا علم ابھی ابتدائی مرحلہ میں ہے۔ اس لئے اس کی روشنی میں جدید زبانوں کا تجزیہ پڑتی کرنے اور کسی فیصلہ کن نتیجے تک پہنچنے میں کچھ وقت درکار ہو گا۔ تاہم اگر کوشش کی جائے تو زبان اور علم زبان کے متعلق بہت سی بیانیاتی باتوں کو قارئین کے سامنے پڑی آسانی کے ساتھ پیش کیا جاسکتا ہے انھیں امور کے پیش نظر اس کتاب کی تصنیفی عمل میں آئی ہے۔ جو اردو کا لسانیاتی جائزہ پیش کرنے کے علاوہ تدریسی نقطہ نظر سے بھی اہم ثابت ہو سکتی ہے۔ زیرنظر کتاب میں اردو صوتیات اور فونیکیات کا "وضوحی مرطاب" پیش کیا گیا ہے۔ صوتیات اور فونیکیات زبان کے تقریری پہلوؤں سے متعلق ہیں۔ چونکہ تقریر کا تعلق تحریر سے بھی ہے اس لئے آخری باب میں فونیکی، ہجاتی مرطابقت پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ اس کتاب میں زیادہ تر لسانیاتی اصطلاحیں ترقی اردو بورد، نئی دریلی کی فرینگ اصطلاحات لسانیات سے لی گئی ہیں۔ ان اصطلاحوں کا انگریزی ترجمہ کتاب کے

آخر میں دیا گیا ہے۔

کتاب کی تصفیف کا خیال اس وقت پیدا ہوا جب مجھے اردو ٹھپنگ اینڈ رسرچ سینٹر، سولن، میں ہماچل پرداش کے ان اساتذہ کو اردو لسانیت پڑھانے کا اتفاق ہوا جو اردو سکھنے کی غرض سے صوبائی حکومت کی طرف سے ہر سال یہاں بھیجے جاتے ہیں۔ اس کتاب کا مسودہ ۱۹۴۷ء میں مکمل ہو گیا تھا لیکن بعض وجوہ کی بنا پر اس کی اشاعت میں تاخیر ہوئی گئی۔ اس کتاب کی تکمیل میں ڈاکٹر بی۔ جی۔ مشری، سالخی ڈبی ڈاکٹر سنٹرل انڈیا ٹاؤٹ آف انڈین لینکو یونیورسیٹ، اور ڈاکٹر مرا خلیل احمد بیگ، پرانیل اردو ٹھپنگ اینڈ رسرچ سینٹر، سولن (ہماچل پرداش) نے ہر قدم پر مجھے اپنے گروہ مشوروں سے نواز اجس کے لئے میان حضرات کا نہ دل سے شکر گزار ہوں۔ آخر میں میں اپنے رفیق کارجناب کہنیا لال لیکھوالي کا بھی شکر ہے ادا کرنا ضروری سمجھتا ہوں جنہوں نے مختلف موقعوں پر تحری رہنمائی کی۔

مجھے امید ہے کہ زیر نظر کتاب ان سب کے لئے مفید ثابت ہو گی جو اردو زبان کا مطالعہ لسانیات کی روشنی میں کرنا پسند کریں گے۔

شمثاذ پیدی  
سولن، جنوری ۱۹۴۹ء

## ۱۔ اردو زبان

(ہند آریائی زبانوں کی تاریخ بہت پرانی ہے۔ آج سے تقریباً تین ہزار سال قبل ہندوستان میں سنسکرت زبان بولی جاتی تھی، جس نے دھیرے دھیرے پراکرت کا روپ اختیار کیا۔ یہی پراکرت اپ بھرنش کی شکل میں بنودار ہوئی۔ اپ بھرنش کے دور کے بعد ہی جدید ہند آریائی زبانوں کا ارتقا شروع ہوا۔

اردو کے آغاز و ارتقا کا سلسلہ ۱۱۴۳ھ میں فتح دہلی کے بعد سے شروع ہوتا ہے) گریسن نے مدھیہ دلشیں (موجودہ یوپی اور بھرمی) کی بولیوں کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے، جنہیں مغربی اور مشرقی ہندوی کہتے ہیں۔ دہلی اور نواحی دہلی کی جدید بولیاں برج بجا شاہ بہریانی اور کھڑی بہلی مغربی ہندوی کی بولیاں ہیں جو شوریہ نی پراکرت اور شوریہ نی اپ بھرنش کی جملہ نہیں ہیں۔ آج کی معیاری اردو یا ہندوی کھڑی بولی کی ہی ایک ثریٰ یا فتحی شکل ہے۔ جس پر مغربی ہندوی کی باقی بولیوں کے علاوہ بہلی کے بھی اثرات ہیں۔ لیکن بہلی کے اثرات قدیم اردو بہر نیادہ واضح نظر آتے ہیں۔ ہر بانوی زبان کے اثرات مبارکہ

(اردو، ترکی زبان کا الفاظ ہے۔ جس کے معنی ہیں لشکر یا لفظ شروع شروع ہیں مغلوں کی لشکر کا ہوں کے لئے استعمال ہوتا تھا، جو خلاف صوبوں کے سپاہی رہتے تھے۔ یہ لوگ آپس میں باتیتیت کی غرض سے اور دلی کے بازاروں میں عوام سے ریطہ قائم کرنے کے لئے جس زبان

کا استعمال کرتے تھے وہ ایک قسم کی مخلوط زبان تھی جس میں مقامی بولیوں کے الفاظ کے علاوہ عربی و فارسی کے الفاظ بھی شامل تھے۔ چونکہ مغلیہ دور حکومت میں فارسی دریاری زبان تھی اور مسلمانوں کی مذہبی زبان عربی تھی اس لئے دہلی اور نواحی دہلی میں یا ہمیں میل جوں سے اس مقامی اور عوامی زبان میں عربی و فارسی کے بے شمار الفاظ شامل ہو گئے تھے۔ زبان پہنچنے والی نشوونما کے دوران تباہت ناموں مثلاً ریختہ، ہندوئی، ہندی بولی زبان اردو و معلیٰ اور بالآخر اردو کے نام سے پکاری گئی۔

شمالی ہند میں اردو کی سو سال تک مخفی بول چال کی زبان کی حیثیت سے استعمال ہوتی رہی۔ فارسی کے غلبے نے اس کی رفتار ترقی کو تپڑت پڑت ہونے نہیں دیا۔ ادب و شعری، درس و تدریس اور بیاسی مقاصد کے لئے فارسی بھی کا استعمال ہوتا رہا۔ لیکن ایک طویل عرصے کے بعد شاعروں اور ادیبوں نے اس زبان کی حاشیہ بھی توجہ دینی شروع کی اور رفتہ رفتہ اس زبان میں بھی ادب کی تخلیق ہونے لگی۔ اس وقت اس زبان کے رسم خط کا بھی مسئلہ سامنے آیا۔ چونکہ فارسی رسم خط سے عام طور پر لوگ بخوبی داقت تھے اس لئے اردو زبان کو بخوبی شکل میں لانے کے لئے اسی رسم خط کا استعمال مزروں سمجھا گیا۔ شروع شروع میں ہندی آوازوں کو فارسی رسم خط کا حجا مہرہ پہنانے بیس دشواریاں ضرور پیش آئیں ہوئیں۔ لیکن دھیرے دھیرے ان پر فال بیا لیا گیا۔ مقامی بولیوں کے لئے ہر ہفت کا تدویں رسم خط دیو ناگری بھی استعمال ہوتا رہا۔

(اگرچہ ہندوستان میں اردو کا آغاز یارہ میں صدی عیسوی میں عمل میں آیا لیکن اپنے آغاز کے تقریباً سو سال بعد یہ زبان جنوب میں منتقل ہو گئی)

جماع اسے پھلنے پھولتے کے زیادہ مواضع و سیماں ہوئے۔ علاء الدین خلیجی کی فوجوں کے بعد دکن کی جانب سب سے زیادہ نقل وطن محمد بن تغلق کے عہد میں ہوا۔ جس نے اپنادار الخلافہ دہلی کی بجائے دولت آباد (دریوگری) کو بنایا۔ نقل آبادی کے ساتھ ساتھ زبان کی مشقی بھی لازمی تھی۔ چنانچہ وہی دہلوی زبان یا رسمیتہ یا هندوی جو دہلی کے محلی کوچوں اور بازاروں میں بولی جاتی تھی، دکن پڑھ کری اور وہاں ایک مخصوص دھنگ سے ترقی کرنے لگی، کہرا تھی اور درا دری زبانوں کے درمیان فتوونہ بانی کے یادوں اس میں مقامی اشاعت کافی حد تک شامل ہو گئے۔ دکن میں محمد بن تغلق کی حکومت کے بعد بہمی حکومت اور اس کے بعد وہاں کی خود ختار حکومتوں کے باشناہی تے اردو زبان کی دل کھوں کر سر پوتی کی۔

انیسویں صدی کے آغاز سے ایک بھی زبان حصہ رسم خط کے اختلافات کی بذریاد بہر اردو اور ہندی کہلانے لگی۔ لسانیاتی نقطہ نظر سے ان دو نوں کی قواعد میں نہایاں فرق نہیں ہے۔ ان کے درمیان سگی ہیشوں کا رشتہ بھی مشتبہ ہے۔ عوامی بول چال میں ہندوی اور اردو میں تباہ کرنا بھی مشکل ہو جاتا ہے۔ اردو اور ہندوی کے درمیان فرق ذخیرہ الفاظ کے علاوہ ادبی و تہذیبی سطح پر نہیں۔ نہایاں ہمیں فارسی آوازیں اردو اصوات کا ایک اہم بخش میں جو اردو کو دوسرا ہندو آریائی زبانوں میں شایاں کرتی ہیں۔

( اردو ہندوستانی آئین کے آنکھوں بیٹھوں شیدوں کے مطابق چودہ قریبی زبانوں میں شمار کی جاتی ہے۔ مردم شماری کے مطابق اردو

بولنے والوں کی تعداد نظر پیدا کریں گے اور ملک میں بھی بھی  
ہوئے ہیں۔ لیکن ان کا زیادہ تراجمت اع ہندی صوبوں مثلاً پنجابی، دہلی  
مدھیہ پر ولیش، بہار، راجستان اور ہر بانہ میں ہے۔ ان کے علاوہ  
جہاں ستمبر آندرھرا اور کرناٹک میں بھی اردو بولنے والے کثیر تعداد  
میں بیان کئے جاتے ہیں۔ اردو و جتوں اور کشمیر کی سرکاری زبان ہے اور  
ہماچل پر ولیش کے تعلیمی نصاہب میں دوسری لازمی زبان کی حیثیت  
سے پڑھائی جاتی ہے۔ پاکستان کی قومی زبان اردو ہے۔ برصغیر اور  
دیگر عوامیں کی یونیورسٹیوں میں اس کی تعلیم و تربیت کے علاوہ تحقیقی  
کاموں میں دن بدن اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔

اردو ہے جس کا نام ہمیں جانتے ہیں داع  
مالکے جہاں میں دھرم ہماری زبان کی ہے

## ۳۔ صوتیات

انسان کو جانوروں کے مقابلے میں جو امتیازی حیثیت حاصل ہے اس کا ایک سبب بھی ہے کہ اسے گویا نی حاصل ہے انسانی تسلی کی دو قسمیں ہیں : سماعی یعنی کان سے متعلق اور بصری یعنی آنکھ سے متعلق بچھے سب سے پہلے یوں اپنے ما جوں میں بولی جانے والی آوازوں کی نقل کر کے ہی سیکھتا ہے۔ پہلے اور عکھنا پہت بعد میں سکھا باجاانا ہے۔ اس طرح ہر شخص سب سے پہلے زبان کی تقریری شکل اور بعد میں تحریری شکل سے واقفیت حاصل کرتا ہے۔

ہر آدمی اپنے بچپن میں کم از کم ایک زبان ضرور سیکھتا ہے جس کو وہ تمام عمر اس کی ساخت اور قواعد کا علم حاصل کئے بغیر استعمال کرتا رہتا ہے۔ لیکن ثانوی زبان کی حیثیت سے کسی زبان کو صحیح، ڈھنگ سے سیکھنے یا سکھانے کے لئے ضروری ہے کہ اس زبان کی امتیازی آوازوں کا علم ہو۔ ان آوازوں کے خارج سے واقفیت صوتیات کے ذریعے ہی ممکن ہے۔

صوتیات کا تعلق زبان کی تقریری شکل سے ہے۔ اس کی تین قسمیں ہیں : یعنی تکلی صوت کا تناظر تلغظی صوتیات ARTICULATORY سمعیاتی صوتیات PHONETICS AUDITORY اور سمعی صوتیات PHONETICS - تلفظی صوتیات میں سہم اس بات کا مرکز

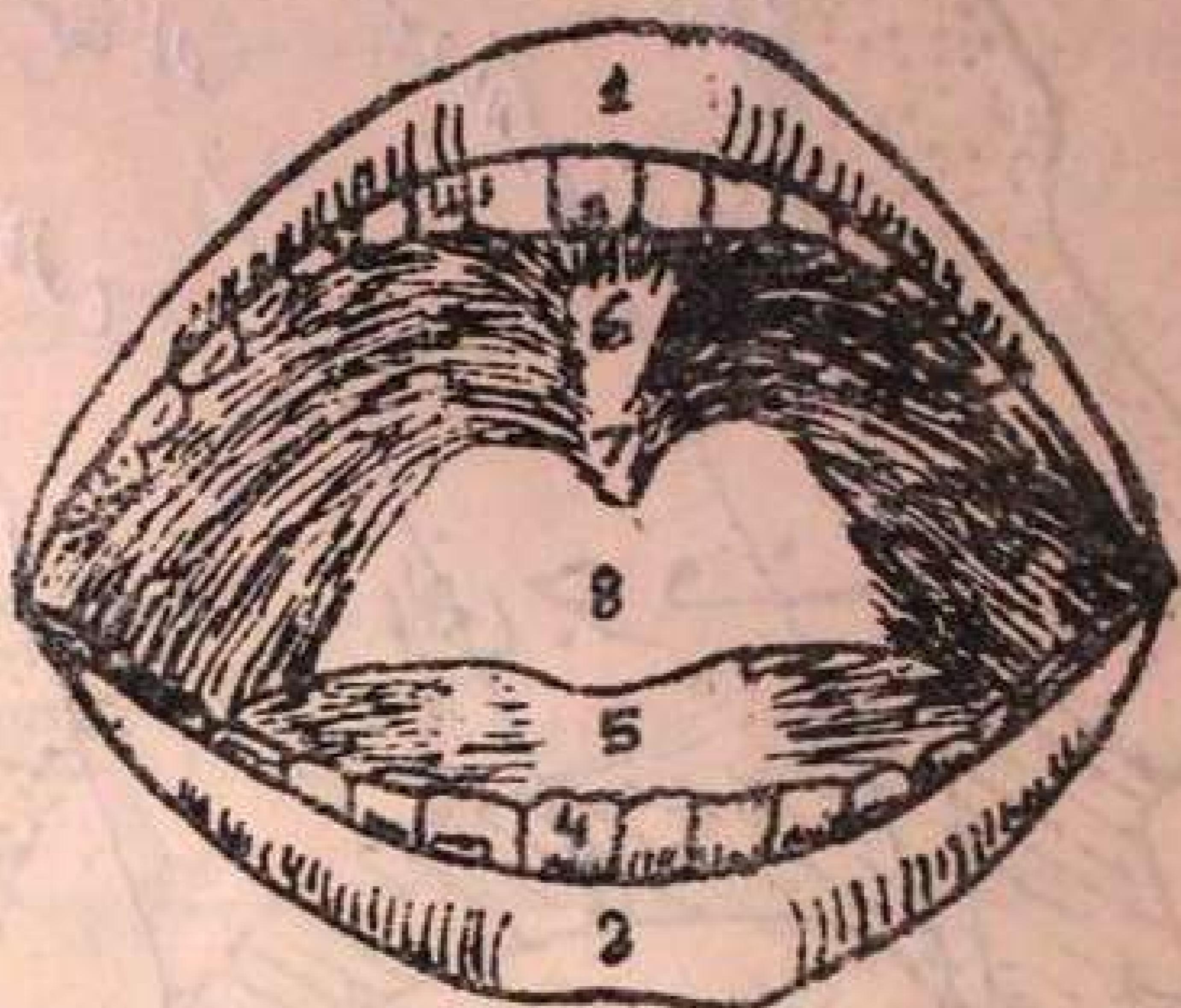
کرتے ہیں کہ تخلی صوت کا تلفظ کرنے میں اعضاےِ لفظ کس طرح کام کرتے ہیں۔ بولنے اور سننے والے کے درمیان تریل کے دوران تخلی صوت کی لیے خصوصیات کا مطالعہ سمجھاتی صوتیات کے ذریعے ہوتا ہے۔ جبکہ سمعی صوتیات کا تعلق سننے اور آوازوں کے ادراک سے ہے۔

بولنے سے پہلے مقروہ دماغ میں کسی خجال کو جنم دینا ہے۔ پھر اس خجال کو اظہار کے پیکر میں تبدیل کرنے کے لئے نظام اعصابی کے ذریعے اعضاےِ لفظ تک پہنچا دیا جانا ہے۔ اعضاےِ لفظ میں رتعاش کی وجہ سے صوت پیدا ہوتی ہے۔ یہی صوت ہواں اور ہڑوں کے ویلے سے سلنے والے کے کاؤں سے ملکر اتی ہیں اور اعصاب کے ذریعے بینعام اس کے دماغ تک پہنچتا ہے جہاں اس کی توضیح ہوتی ہے، جس کو ہم عام زبان میں کہنا اور سُننا کہتے ہیں۔ یہ سب کچھ اس طرح اور اتنی حبلدی ہو جاتا ہے کہ دنیا کی کوئی مشین اس پر لے پہنچدی طریق غمل کی برابری نہیں کر سکتی۔

آوازوں کی اداگی کے لئے ہر اکی ضرورت ہوتی ہے جو پھر و اور حلق سے ہوتی ہوئی منہ اور ناک سے باہر نکل جاتی ہے۔ اس غمل کے دوران اگر زبان، لگے، یا تال و غیرہ کی مدد سے ہو تو اور گھٹایا، ٹرھا بیجا نے یا ان راستوں کو چھوٹا ہر آکیا جائے تو مختلف آوازیں پیدا ہوں گی۔ لیکن ہر زبان میں بہ آوازیں ایک خاص نظام کے تحت کام کرتی ہیں۔ ان آوازوں کے مطابعے کے لئے اعضاےِ لفظ سے واقفیت ضروری ہے۔

## اعضاء نکلے

النافی ارتقا کی تاریخ میں ایک دور ایسا بھی گذرا ہے جب انسان نے منہ سے، جو حض سانس لینے اور کھانے کے لئے خصوصی تھا، قوت گوبایی کا بھی کام لینا شروع کر دیا۔ زبان کے علاوہ

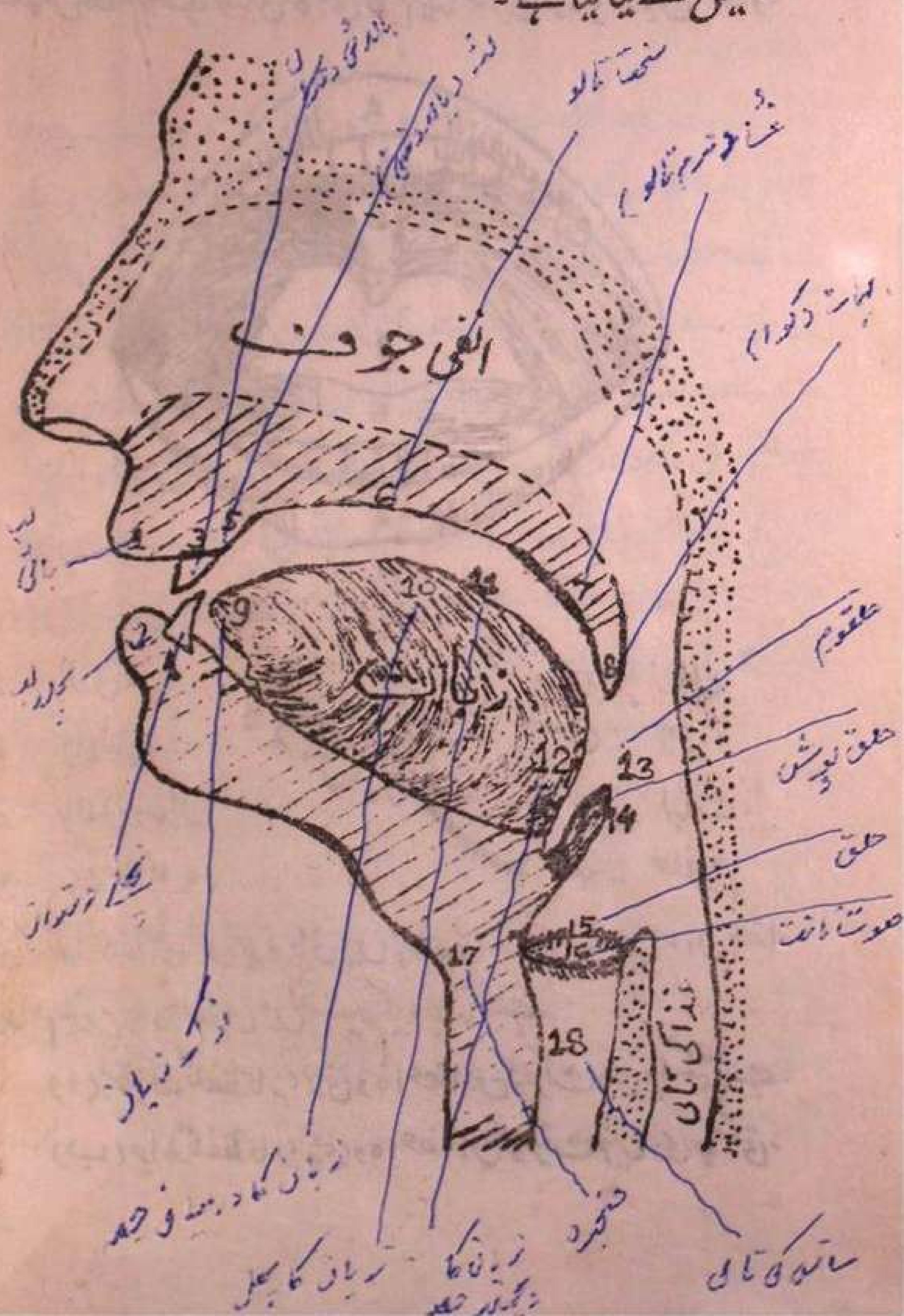


- دہنی بود ورن**
- |                  |           |
|------------------|-----------|
| 1 - بالائی لب    | 5 - زبان  |
| 2 - پچلا لب      | 6 - نالو  |
| 3 - بالائی دندان | 7 - لہات  |
| 4 - پچھے دندان   | 8 - حلقوم |

کئی دیگر اعضاء بھی ہیں جو گوبایی میں ہماری مدد کرتے ہیں۔ ان اعضاء کو عام طور پر دو حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

- (ا) متحرک تلفظکار، یعنی وہ اعضاء جن کو حرکت دی جاسکتی ہے۔
- (ب) حاصل تلفظکار، یعنی وہ اعضاء جن کو حرکت نہیں دی جاسکتی۔

شلائے کوکڑ بان مخواہ تلفظ کا رہتے کبیں نکلے پیدا و پر جیجے اور آنکے  
پیچے متعمل حرکت کرتی رہتی ہے۔ جبکہ اس کے مقابلے میں بالائی دنداناتی  
حصہ بیکھل سکتے رہتا ہے۔ ذیل میں تلفظ کا رکی دو نوں و شہوں کا ذکر  
متعصل ہے کیا کیا ہے۔



- ۱ - بالائی لب  
 ۲ - نچلا لب  
 ۳ - بالائی دندان  
 ۴ - نچلے دندان  
 ۵ - لشہ (بالادنی)  
 ۶ - سخت تالو  
 ۷ - غشا (زرم تالی)  
 ۸ - لمبات (کوٹا)  
 ۹ - نوک زبان  
 ۱۰ - زبان کا درمیانی حصہ  
 ۱۱ - زبان کا پچھل  
 ۱۲ - زبان کا پچھلے حصہ  
 ۱۳ - حلق قوم  
 ۱۴ - حلق پوش  
 ۱۵ - حلق

**ہونٹ :-** بالائی اور نچلے ہونٹ پچھا آوازوں کے تلفظ میں معاف ثابت ہوتے ہیں۔ یہ ایک دوسرے سے چیک کر کر ہو اکٹل طور پر روک سکتے ہیں یادوں ہونٹوں کے درمیان صرف اثناء فصلہ ہو سکتا ہے کہ ہوا رگڑ کے ساتھ یا ہر بخل جائے یہ ایک دوسرے سے مل کر گول بھی ہو سکتے ہیں اور بھیل بھی سکتے ہیں۔

**دندان :-** پچھا آوازوں کے تلفظ میں بالائی دندان نچلے ہونٹ سے جھوٹے ہیں جبکہ پچھا آوازوں میں زبان کی نوک بالائی دندان کے اندرونی سختے کو جھوٹی ہے۔

**لشہ :-** بالائی دندان کے اپر اندر کی طرف جو سورج ہے ہوتے ہیں وہ لشہ یا بالادنی کہلاتے ہیں۔ پچھا آوازوں کے تلفظ میں نوک زبان ان کو جھوٹی ہے۔

**سخت تالوہ۔** لش سے چیک اور اندر کی طرف پرالہ تاحدتہ سخت تالوہ ہے۔ جس کو زبان کا پھل چھوتا ہے۔

**غمشا:** سخت تالوہ کے بعد کا حصہ نرم تالویا غشا کہلانا ہے جو اننا چیک دار ہوتا ہے کہ اس کو بخوار اور پریا نجیب کیا جاسکتا ہے۔ اس سے زبان کا پچھلا حصہ چھوتا ہے۔

**لہات:** نرم تالوہ کے بعد ایک نہایت لچکدار گوشۂ کالو بخفرہ بالکل بسج میں لٹکا ہوتا ہے جو عام زبان میں (کوڑا) کے نام سے مشہور ہے۔ اگر یہ زبان کے پچھلے حصے سے چیک جائے تو ہوا بجائے منہ کے ناک کے راستے سے نکل جاتی ہے۔ **زبان:** اعضاۓ سکلم میں زبان سب سے زیادہ حرکت پذیر ہوتی ہے۔ اگر زبان نہ ہو تو ہم کھانے کی لذت سے آشنا نہیں ہو سکتے اسی طرح بہت سی آوازوں اس کے بغیر نہیں ادا ہو سکتیں۔ آوازوں کی ادائیگی کے لحاظ سے زبان کو جیارہمول میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ یعنی نوک زبان، جو بالی دندان اور لش کو چھوتی ہے۔ زبان کا درمیانی حصہ جو سخت تالو کو چھوتا ہے، اور زبان کا پچھلا حصہ جو نرم تالو کو چھوتا ہے۔ زبان کی اوری سطح کو پھل کہتے ہیں۔

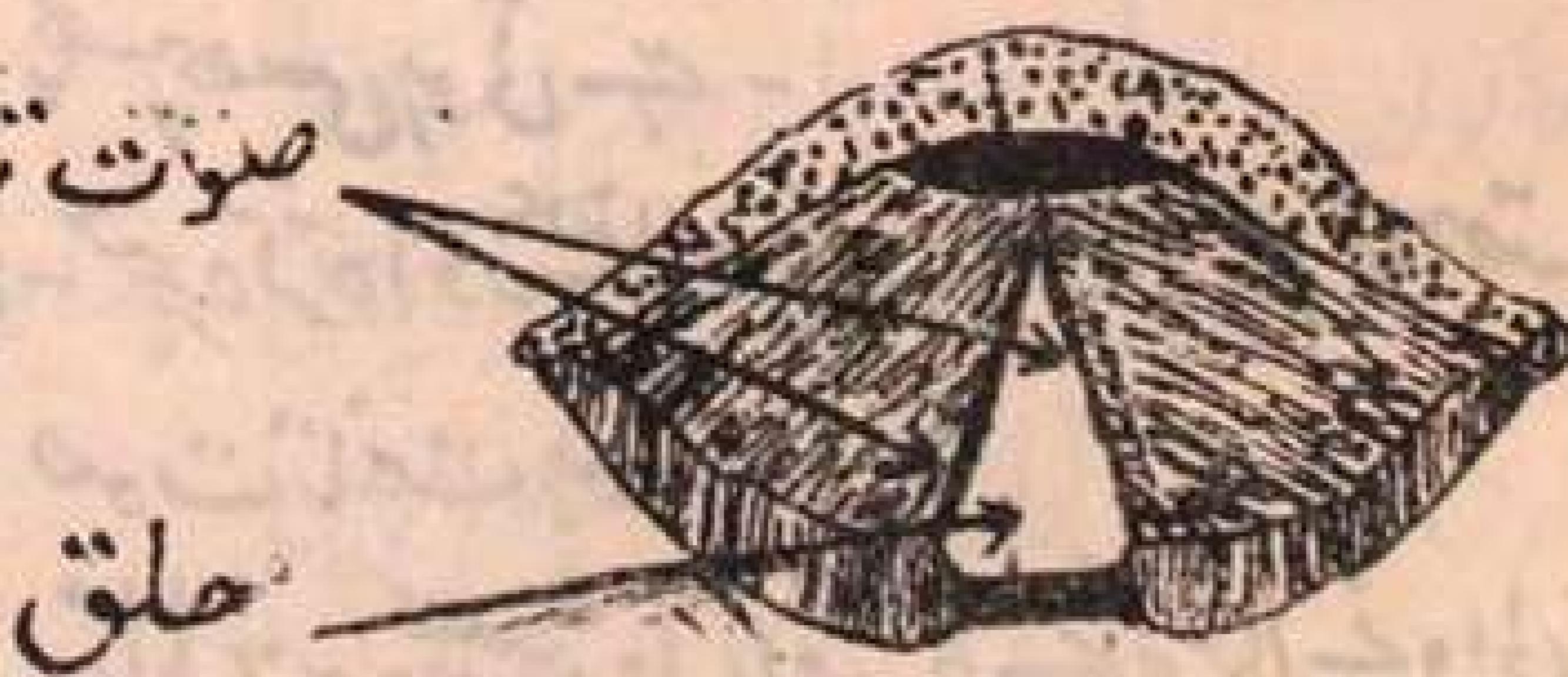
اب تک جن اعضاۓ سکلم کا ذکر کیا جا رکا ہے ان کو ہم شیشے میں دیکھ سکتے ہیں یا زبان سے چھو کر محسوس کر سکتے ہیں۔ لیکن پچھا ایسے بھی اعضا ہیں جن کو خاص قسم کے آلات کی مدد سے ہی دیکھا جاسکتا ہے اور یہ آوازوں کی ادائیگی میں بہت اہم و دل ادا کرتے ہیں۔

**حلقوم :-** زبان کے پچھلے حصے اور حنجرے تک کا حصہ حلقوم کہلاتا ہے۔

**حلق پوش :-** زبان کی شکل کا ایک چھوٹا دلو (VALE) حنجرے کے اوپر واقع ہوتا ہے جو اندر نکلنے والی کسی بھی بیڑ کو حنجرے میں جانے سے روکتا ہے۔ اگر لا بیڑ والی سے کوئی بیڑ حنجرے میں چلی جاتی ہے تو خورا دھس کا لگ جاتا ہے اور اس طرح وہ بیڑ براہر نکل جاتی ہے۔ اس لئے بیک وقت ہم کھانا کی کوئی بیڑ نکل سکتے ہیں یا سانس لے سکتے ہیں۔ حلق پوش کسی نکلی صوت کو ادا فرنے میں کوئی دو ول ادا نہیں کرتا۔

**حلق :-** صوت تاثت کے درمیان کا شکاف حلق کہلاتا ہے۔ صوت تاثت سماواڑ پیدا کرنے میں ہوا پھر ڈھروں سے نکل کر سانس نالی میں سے ہوتی ہوئی حنجرے میں پہنچتی ہے جہاں یہ دو چڑی ہوئی ہنا بیٹ لیک دار چھلیوں کے درمیان سے گزر کر منہ میں پہنچتی ہے۔ ان کو صوت تاثت کہتے ہیں۔

صوت تاثت



بے چھلیاں سامنے سے چڑی ہوتی ہیں لیکن پچھے کی طرف علیحدہ

ہوتی ہیں۔ ان کے درمیان کی جگہ حلق کہلاتی ہے۔ صوت ثانیت ایک قسم کے والوں کا کام کرتے ہیں جو کسی باہری بجیر کو (موہ کے ہلاوہ) شان کی نلی میں جاتے سے رد کتا ہے اس کے علاوہ یہ آوازوں کی ادائیگی میں بھی ایک اہم روپ اداکرتا ہے۔ صوت ثانیت میں کھینچی و پہنچی اہونے سے اس کی جھلیلوں میں ایک قسم کا ارتعاش (کمپن) پیدا ہوتا ہے اور الیسی حالت میں نکلنے والی آوازوں ہمیوونگ کہلاتی ہیں۔ اگر آواز اس طرح نکلے کہ صوت ثانیت متعش نہ ہوں تو غیر مسموع آواز کہلاتی ہے۔ صوت ثانیت کے متعش ہونے کی تعداد آواز کے سر کا تعین کرنی ہے۔ مردوں میں یہ تعداد ارتعاش عام طور پر سو سے ڈبیر ہو سو سا بھل پر سکنڈ ہوتی ہے، جبکہ عورتوں میں یہ دو سو سے سو اتنیں سو سا سکل پر سکنڈ ہوتی ہے۔ جلتی زیادہ تعداد ارتعاش ہوتی ہے اتنا ہی زیادہ سر ہوتا ہے اگر صوت ثانیت کی جھلیاں آپس میں بہت قریب آ جائیں لیکن ان میں ارتعاش نہ ہو تو ایسی حالت میں نکلنے والی آواز پھنس پھنسی ہوتی ہے۔

**جنجرہ:** - جنجرہ کرہ اور عضایہ کا ایک چھوٹا فریم نما حصہ ہے جس میں صوت ثانیت ہوتی ہے۔

**سانس نالی:** - بھیجھڑوں اور جنجرے کو ملانے والی نالی ہے جس میں سے ہوا گزر لی ہے۔

## مصور - مصوّر



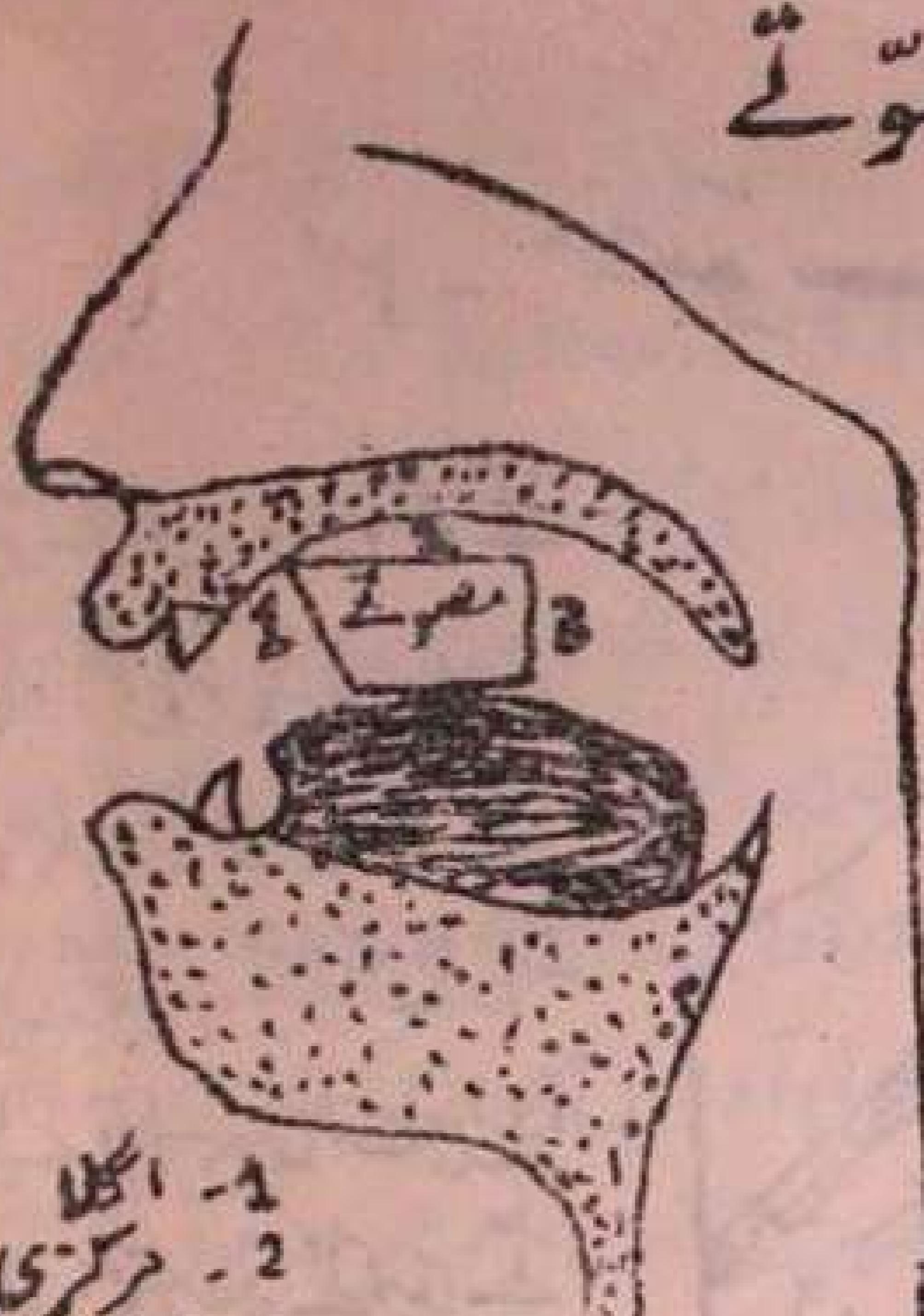
ہھیتے ان آذاز و نکو کتے  
ہیں جنگی ادا بگی بیس نہ تو ہوا منہ  
بیس کسی جگہ رکھ لھاتی ہے اور  
نہ ہی کہیں رکتی ہے اگرناک کھل رشنا  
بند ہو جائے تو ایسی حالت میں دا  
ہون یوں لئے دہنی مصوتے کہلاتے  
ہیں اگر جواناک کے راستے سے

باہر نکلے تو ایسی حالت میں ادا  
ہون یوں اتفاقی مصوتے کہلاتے  
ہیں عام طور پر مصوتہ فگی ادا بگی  
بیس صوت تاثت مرعش ہوتے ہیں ہوا منہ کے راستے سے  
اس لئے مصوتے سموع ہوتے ہیں

مصطفوں کی تفہیم اس بنا پر کی جاتی ہے کہ تلفظ کے دوران  
(۱) زبان کا کون سا حصہ استعمال ہو رہا ہے -

(۲) زبان کے اس حصے کی لعنتی اوس بچائی بیان بچائی ہے اور  
(۳) ہوشوں کو مدور گول کیا گیا ہے یا نہیں -

## اگلے مرکزی اور پچھلے مصوتے



- ۱۔ اگلا
- ۲۔ مرکزی
- ۳۔ پچھلا

• مصوتوں کی پہلی تقسیم کی بتا  
پر اگر زبان کا اگلا حصہ نالو کے  
سخت حصے کی طرف اٹھایا جائے  
تو جو مصوت نے تلفظ ہونے ہی ان  
کو اگلے مصوتے کہتے ہیں۔

جیسے [اے] یا [اے] وغیرہ  
زبان کا درمیانی حصہ جب  
نالو کی طرف اٹھایا جاتا ہے تو

اسی حالت میں اذابہ نے والا مصونہ مرکزی کہلاتا ہے جیسے [ا]  
اگر زبان کا پچھلا حصہ نرم نالو کی طرف اٹھا کر مصوت نے یو لے  
جائے ہیں تو ان کو پچھلے مصوتے کہتے ہیں۔ جیسے [او] یا [او] وغیرہ۔

## اوپرے درمیانی اور پچھلے مصوتے

زبان کی اوپری اور پیچائی کی بنابر مصواتوں کی دوسری تقسیم  
اوپرے، درمیانی اور پچھلے مصواتوں کی ہوتی ہے۔ ان تینوں قسموں  
کی مزید دو قسمیں ہوتی ہیں یعنی بند اور کھلا مصوت۔ جیسے [ای]  
اوپریا مصوت ہے جسکہ [اے] درمیانی مصوت ہے۔

## مدوّر اور غیر مدوّر مصوّتے

ہوتوں کے مدوّر اور غیر مدوّر ہونے کی بنا پر بھی مصوّتوں کی قسم کی جاتی ہے۔ یعنی مصوّتوں کو ادا کرنے والوں کو اگر ہونٹ گول ہجاتے ہیں تو ایسے مصوّتوں کو مدوّر کہتے ہیں۔ اگر ہونٹ گول نہ ہوں تو پھر اسی تو غیر مدوّر کہلاتے ہیں۔ جیسے [او] اور [اے]

---

## نم۔ حکمت و نکم مصوّتے

جب ہوا کو منہ میں کسی مقام پر روک دیا جاتا ہے یا کسی لئے راستے سے گذرا جاتا ہے یا منہ میں کسی پہلو کی طرف سورا جاتا ہے یا اس دوران توکہ زبان میں ارتعاش پیدا کیا جاتا ہے تو یہ عالت میں جواہ اڑیں تلقظہ میں آتی ہیں انھیں حکمت کہتے ہیں۔ اگر ہوا اس طرح نکالی جائے کہ تھوڑی رکاوٹ پیدا ہو جائے تو یہ منہ شستا گھلارہ ہے تو ایسی آواز میں نیکم میتوتے کہلاتی ہیں۔ طرز تلقظہ مصروف کو دو طرح سے تقیم کیا جاتا ہے۔ پہلی حکم ہوا کے راستے میں دخل اندازی کی بنا پر کی جاتی ہے۔ جس کو بتلقظہ کہتے ہیں۔ اس کی بھروسیں ہیں۔

پہلا شیخہ۔ جب ہوا کو منہ میں ہونٹ یا اڑیان کے کسی حصے روک کر کوئی آواز ایک دھماکے کے کے ساتھ اس طرح نکالی جائے تو اک کار استہ بند ہو تو ایسی آواز دل کو بند شیء کہتے ہیں۔ مثلًا

[پ]، [د]، [گ] وغیرہ۔

**الفعی۔** جب منہ میں واقع ہوا کے راستے کو مکمل طور پر نہ کر کے آواز منہ کے بجائے ناک سے نکالی جائے تو ایسے مصحتیں انھی کہلاتے ہیں۔ مثلاً [م]، [ن] وغیرہ۔

**صغیری۔** جب ہوا کو منہ میں کسی نگر راستے سے یا ہر نکالا جاتا ہے تو ایک قسم کی رکھ پیدا ہوتی ہے، ایسے مصحتوں کو صغیری کہتے ہیں۔ مثلاً [ش]، [ف] وغیرہ

**پہلوی۔** زبان کے پھل کو اس طرح اور اٹھایا جائے کہ منہ میں ہوا کار اسٹھے بالکل نہ کر جائے لیکن زبان کے دونوں پہلوؤں سے ہوا یا ہر نکل جائے تو ایسے مصحتوں کو پہلوی کہتے ہیں مثلاً [ل]

**ارتھا شیخہ۔** اگر ہوا منہ سے اس طرح گزرے کہ زبان کی نوک لشہ کو چھوٹی ہوئی تعریش ہوائے تو ایسا مصحتیہ ارتھا شیخہ کہلاتا ہے۔

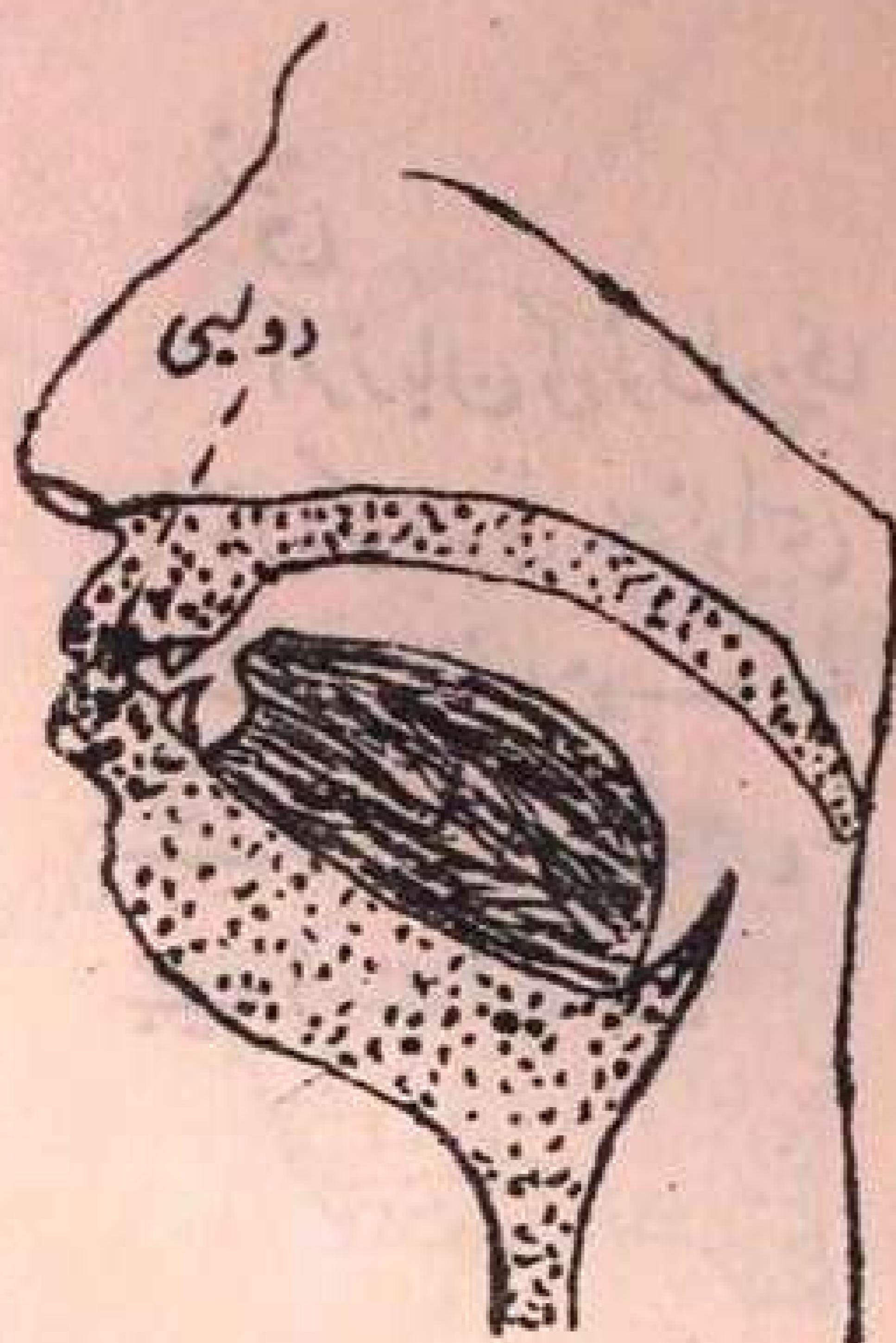
**مثلاؤ [ر]**

چھپکے دالگ اگر زبان کی نوک الٹ جائے اور تعریش ہوئے بغیر سخت تالو کو چھوٹی ہوئی ایک چھپک سی پیدا کرے تو ایسے مصحتی کو چھپک کہتے ہیں۔ مثلاً [ڑا]

**مقام تلفظ** مصحتوں کی دوسری لفیض اس بنا پر ہے کہ ہوا کے راستے میں دخل اندازی منہ میں کس مقام پر کی جاتی ہے۔ آوازوں کے خارج کے اعتبار سے مصحتوں کو مزید تو حصول میں لفیض کیا جاتا ہے

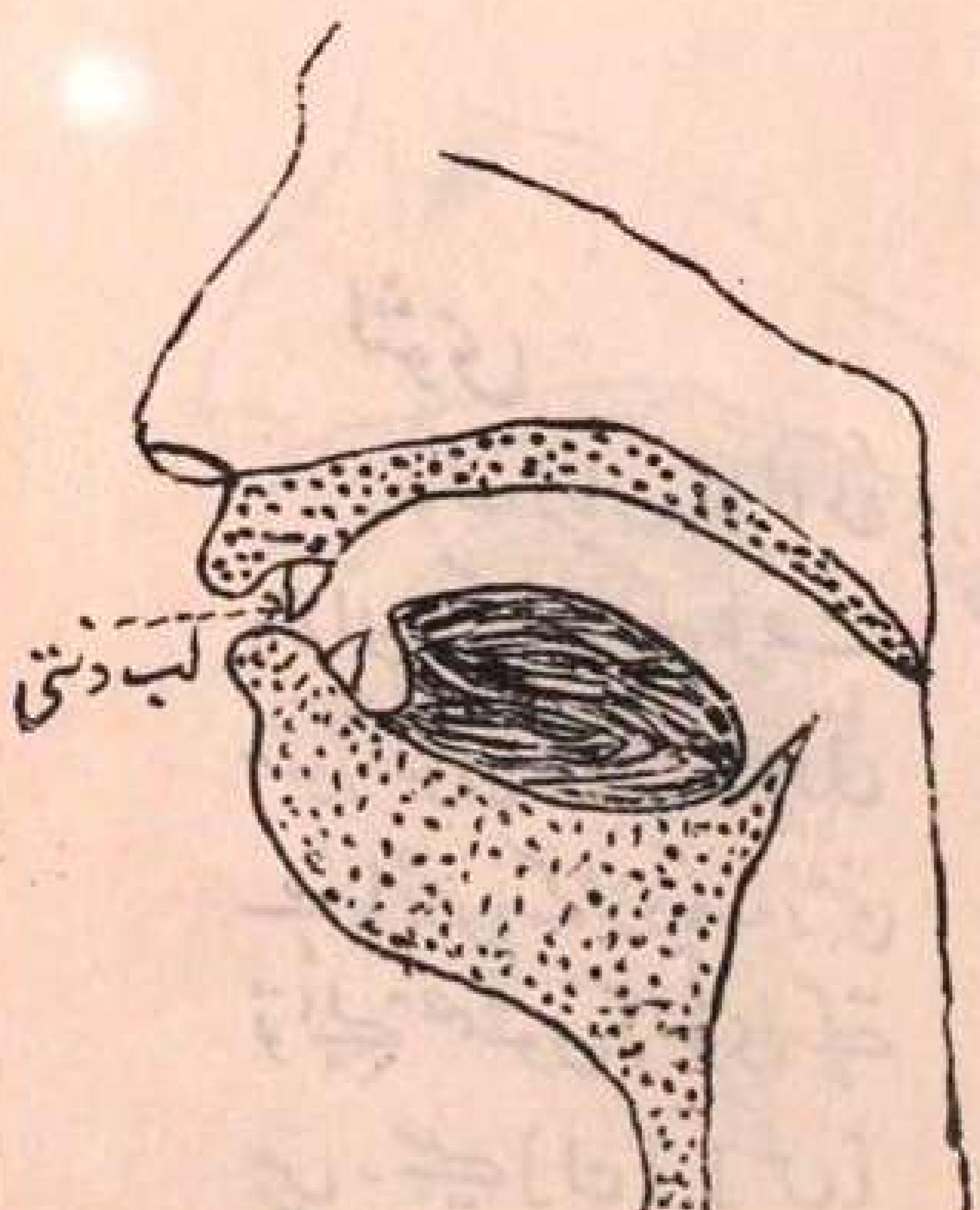
## دولي -

جن مصمتتوں کی ادائگی  
میں دونوں ہونٹ استھان  
ہوتے ہیں وہ دولي کہلانے  
ہیں۔ جیسے [پ] [ب]  
[م]



## لب دنتی

جب پچلا ہونٹ اور  
اوپری دندار ایک دسرے  
کو اس طرح چھوٹے ہوں کہ  
[ف] کی آواز نکلے تو ایسا  
مصتمٹہ لب دنتی کہلانا ہے

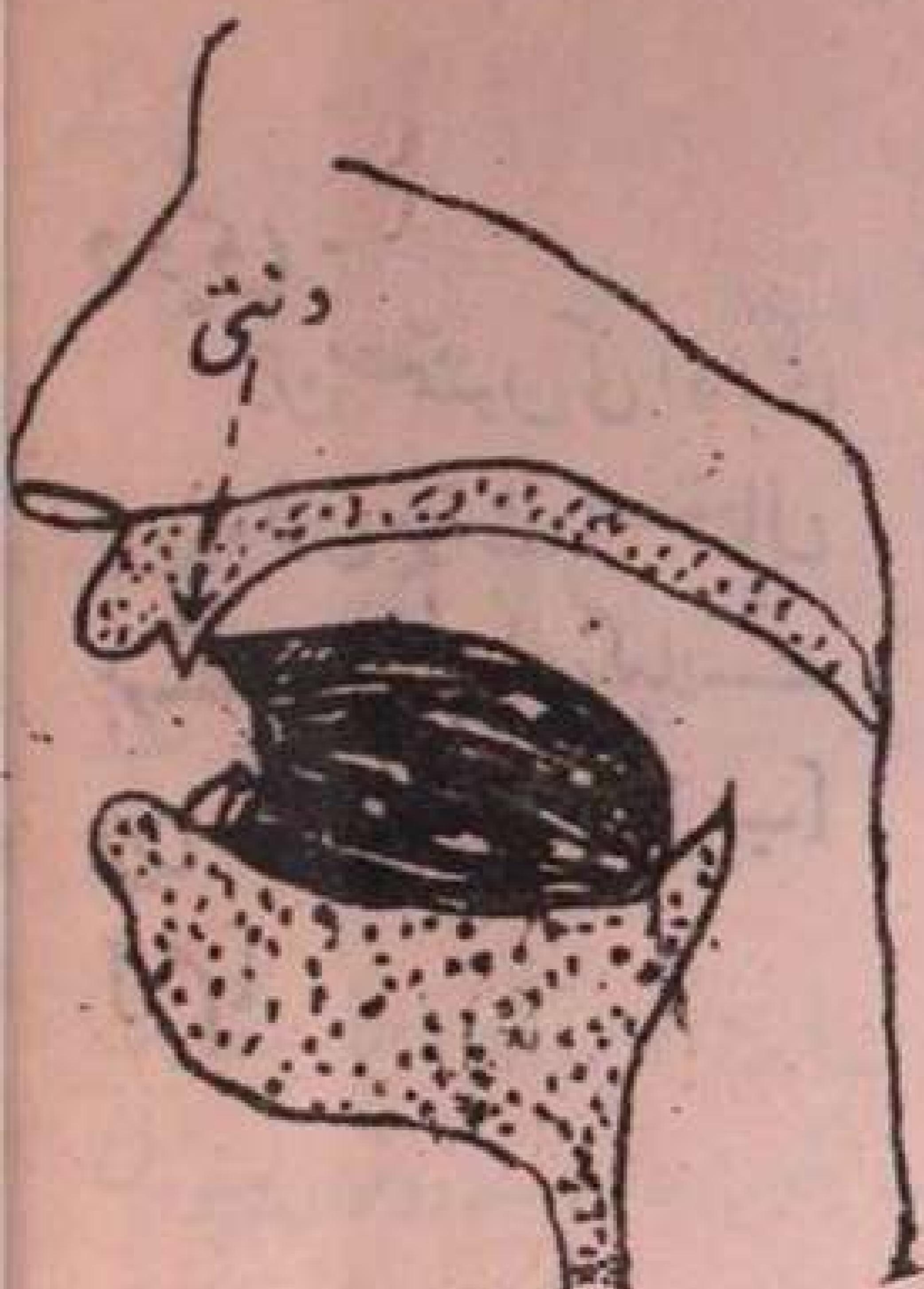


دنٹی

اگر زبان کی نوک اور پری  
دانٹوں کو جھوٹی ہے تو ایسی  
حالت میں تنقظا ہونے والے  
مصممے دنٹی کہلاتے ہیں۔

جیسے [ت] [د]

دنٹی



لشوی

نوک زبان بالائی  
دندان کے اندر کی طرف  
م سور جھوٹی (لٹھ) کو جھوٹی  
ہے یا اُس کے نزدیک رہنئی  
تو ایسے مصمموں کو لشوی کہتے  
ہیں۔ جیسے [ن] [س]  
وغیرہ۔

لشوی





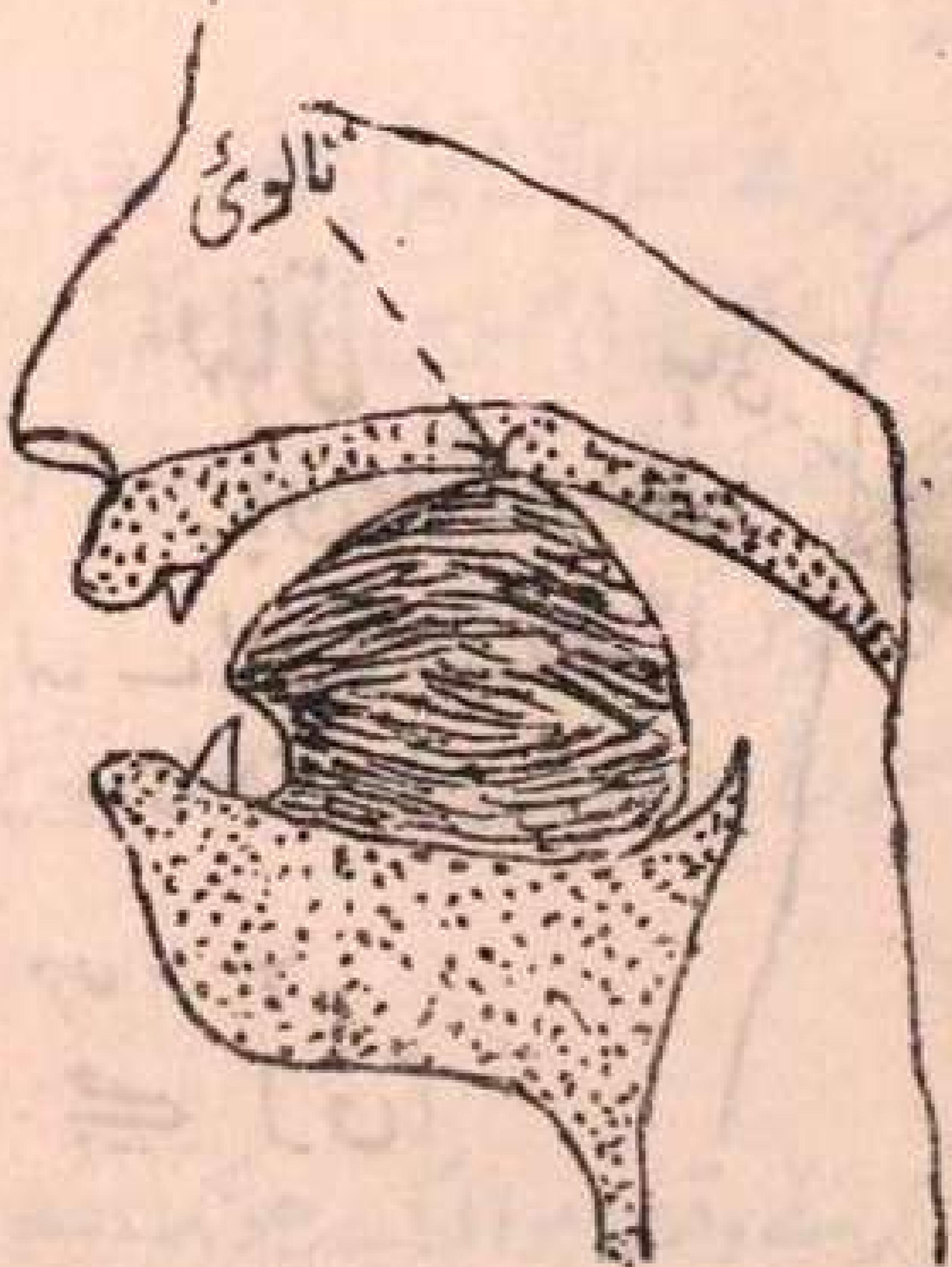
۲۵

## معلو سی

جب نوک زبان اٹ کر  
تالو کے سخت حصے سے جا لگتی  
ہے تو ایسی حالت میں بوے  
جائتے والے حصہ معلو سی  
کہلاتے ہیں۔

جیسے [ٹ]، [ڑ]  
وغیرہ

تالوی معادی



## تالوئی

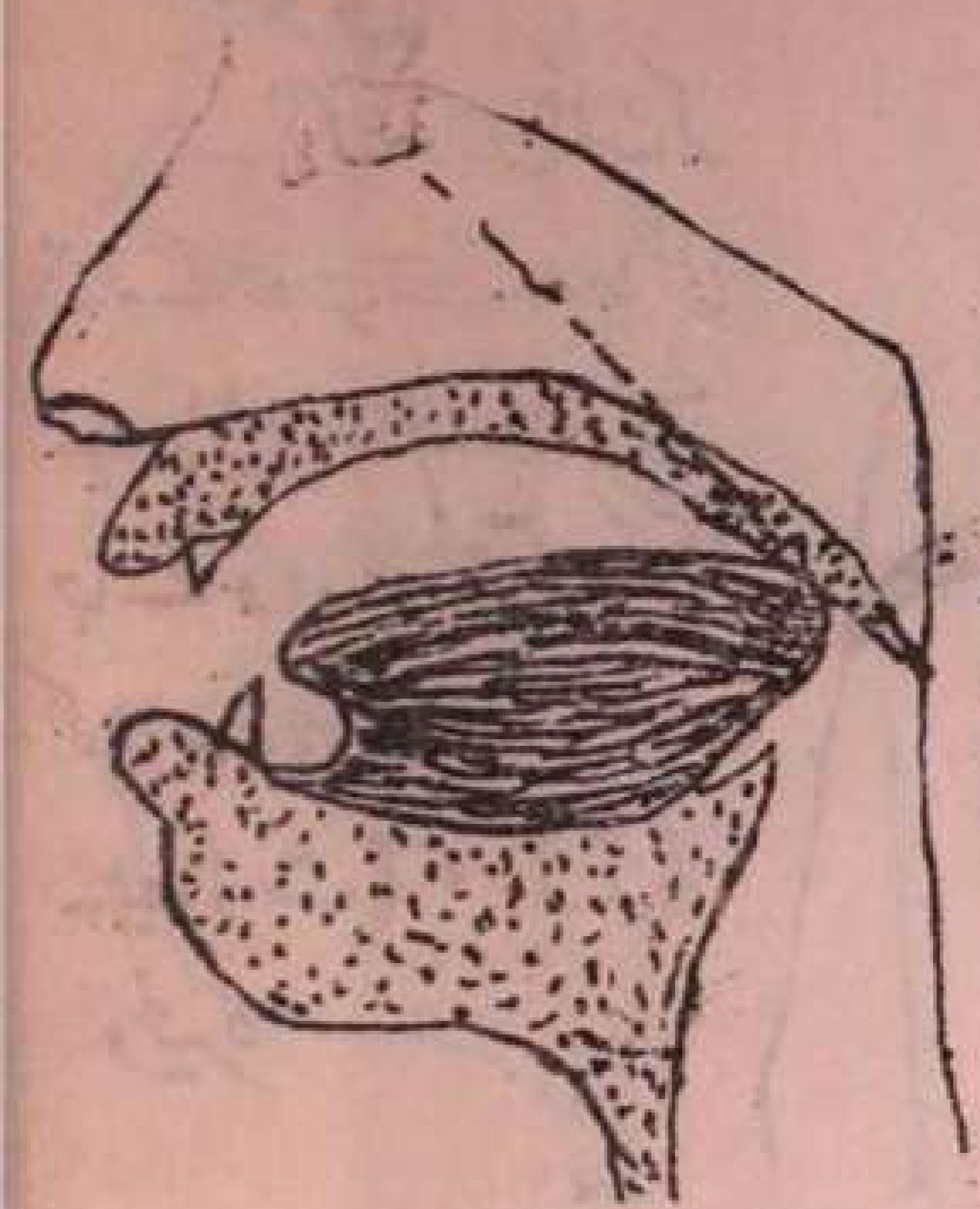
اگر زبان کا پھل سخت  
تالو کو چھوتا ہے یا اس کے  
نردیکب ہوتا ہے تو ایسی حالت  
میں تنقظ ہونے والے حصہ میں  
کوتالوئی کہتے ہیں۔

جیسے [ج]، [ش] وغیرہ

معادی

## غشائی

زبان کا پچھلا حصہ  
اگر فرم تو اس طرح چھوٹا  
ہے یا اس کے نزدیک ہوتا ہے  
کہ [ک] اور [خ] کی آوازیں  
لختیں تو ایسے مصمت غشائی  
کہلاتے ہیں۔

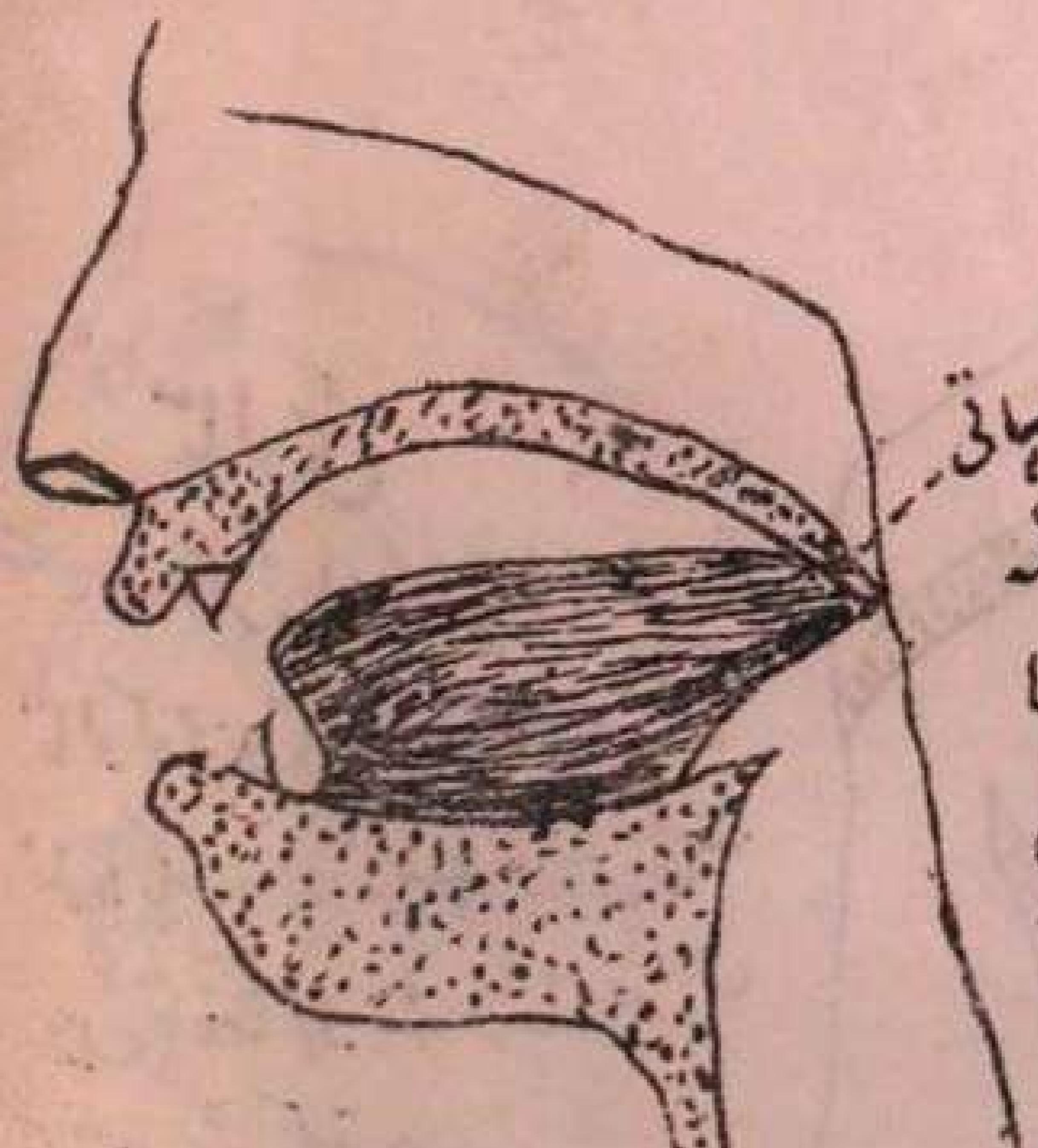


## لہائی

زبان کا پچھلا حصہ  
لہائی کوئے کو چھوٹا  
ہے تو اس مصمت لہائی

ہے۔ ج

جیسے [ق]



## حلقی

اعضاء کے تخلیم کا کوئی حصہ ایک دوسرے سے نہ ملے اور ہوا بیدھی حلق بیس سے ہوتی ہوئی باہر نکل جائے تو الیما مصتمہ حلقی کہلانا ہے۔ جیسے [۸]

## سموع اور غیرسموع آوازیں

مندرجہ بالا آوازوں کے تلفظ میں اگر صوت تاثت میں رعنی پیدا ہو تو سموع مصتمہ اور صوت تاثت مرتعش نہ ہوں تو غیر سموع مصتمہ گہلانے ہیں۔ مثلاً [پ] مصتمہ کے تلفظ میں صوت تاثت میں کوئی ارتقاش پیدا نہیں ہوتا جبکہ [ب] آواز نکالنے میں صوت تاثت مرتعش ہوتے ہیں۔ اس لئے [پ] غیرسموع اور [ب] سموع مصتمہ ہے۔

صوت تاثت کے مرتعش ہونے سے ایک قسم کی بھینیوں ہر ٹپیدا ہوتی ہے جسے کانوں میں انگلی درے کر خوبی محسوس کیا جاسکتا ہے ایک اور طریقہ یہ ہے کہ جنگرے کو چھوکر کیکے بعد دیگرے سموع اور غیرسموع آوازوں کے فرق کو محسوس کیا جاسکتا ہے۔ اردو کے تمام صوتے سموع ہوتے ہیں، جبکہ مصتمہ سموع اور غیرسموع دونوں ہوتے ہیں۔

## ہر کاری آوازیں

اگر کچھ مصتموں کو ادا کرتے وقت ہوا ایک پھونک کے ساتھ باہر نکلے تو ایسی آوازوں کو ہر کاری کہتے ہیں۔ مثلاً [پ]

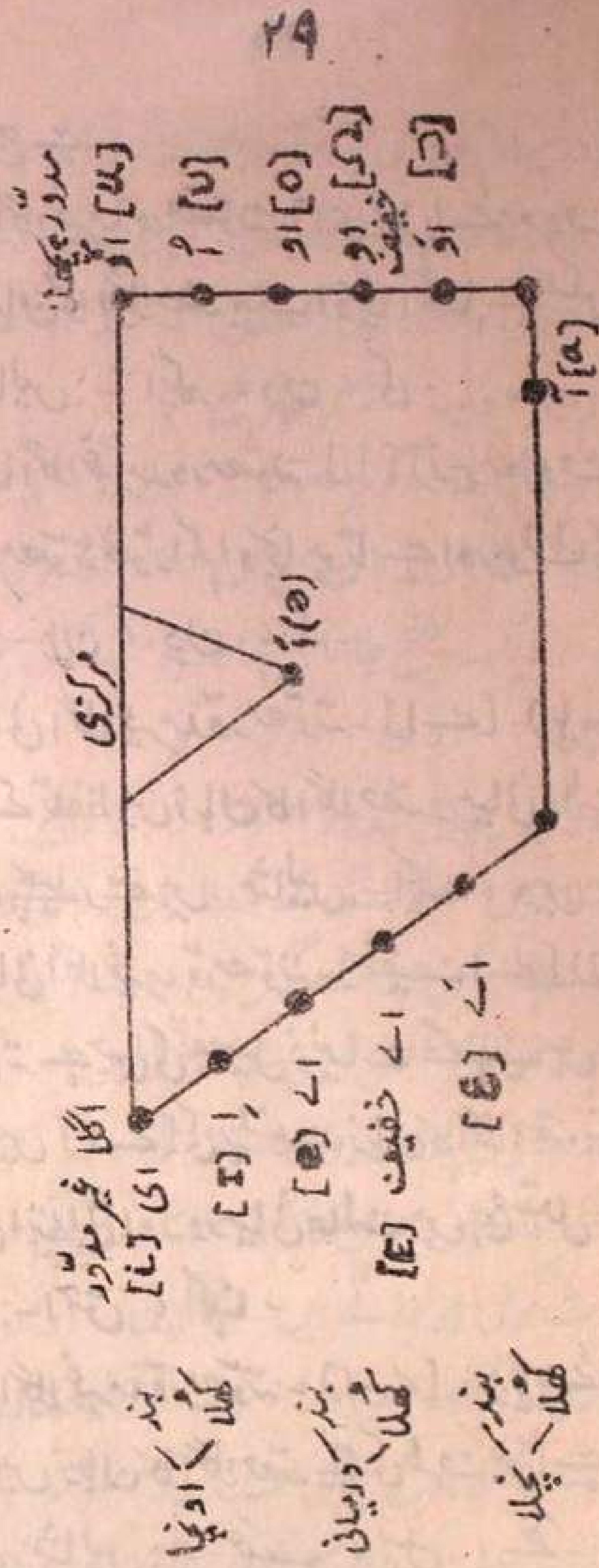
کی آواز کو اگر ہوا کے ایک چھوٹ کے باپھونک کے ساتھ نحالیں قویہ [بچھے] کی آواز ہو گی۔ ہر ایک اس بچھونک کو مہتملی منہ کے ساتھ رکھ کر یہکے بعد دیگرے [بسا] اور [بچھے] کی آواز نحال کر غیر سکاری اور ہر کاری صفت کے فرق کو محسوس کیا جاسکتا ہے۔

اردو میں [ق] مصطفیٰ کو چھوڑ کر بھی بند شیے ہر کاری بھی ہوتے ہیں۔ دیگر مثالیں :- تھ، دھ، ڈھ، یجھ، جھ، کھ، گھ۔

## ۵۔ اردو اوازوں کی درجہ بندی مصوری

اردو مصوتوں کا صحیح مخارج بتانے کی غرض سے نیچے منہ کے اندر ورنی حصتے کی ایک مفروضی شکل دی گئی ہے جس میں ایسی طرف ترمیم تراویہ اور زبان کے پچھے حصتے کی درمیانی جگہ ہے اور رائیں جانب لش اور توک زبان کی درمیانی جگہ ہے۔ اسی طرح ادیری سطر تالوں کی طرف اور نیچے کی سطرزبان کے پھل کی طرف اشارہ کرتی ہے۔

(نقشہ آیندہ صفحہ پر ملاحظہ کیجئے)



اس نقشے سے ہمیں یہ اندازہ ہو جاتا ہے کہ کون سا مصوّرہ منہ کے کس مقام سے ادا کیا جانا ہے۔ اس طرح اُردو میں بڑھ مصوّرہ بولے جاتے ہیں۔ ذیل میں ہر مصوّرہ کے کا نام اور اس تفصیل مع

مثالوں کے درج ہے۔

بند اوپنچا اگلا غیر مدد ور مصوتہ۔ [ای] (یائے معروف) اس مصوّتے کے تلفظ میں زبان کا اگلا حصہ بہت اونچا اٹھتا ہے لیکن ہوتا پھیلے رہتے ہیں۔ مثالیں:- اپکھ ، دین ، کی۔

کھلا اوپنچا اگلا غیر مدد ور مصوتہ۔ [را] (زیر معروف) [ای] کی بہشیت بہر مصوتہ خوراکم اوپنچا ہوتا ہے اور ہوتا پھیلے رہتے ہیں۔ مثالیں:- ران ، دن ، کہ۔

یند درمیانی اگلا غیر مدد ور مصوتہ۔ [ایے]۔ (یائے جھوول) اس مصوتے کے تلفظ میں زبان کا اگلا حصہ درمیانی حالت میں ہوتا ہے اور ہوتا پھیلے رہتے ہیں۔ مثالیں:- ایک ، دین ، کے۔ کھلا درمیانی اگلا غیر مدد ور مصوتہ۔ [خفیف اے] (زیر جھوول) یہ مشروط مصوتہ ہے جس کی تفصیل فوٹیمات کے باب میں درج ہے۔ اس کے تلفظ میں [ایے] کی بہشیت زبان کا اگلا حصہ نیچے ہوتا ہے یہ صرف لفظ کی اہتمامی اور درمیانی حالت میں ہی متعلق ہے۔

مثالیں:- احمدن ، کہنا۔

بند نچلا اگلا غیر مدد ور مصوتہ۔ [ایے]۔ (یائے لیں) اس کے تلفظ میں زبان کا اگلا حصہ نیچے کی طرف ہوتا ہے اور ہوتا پھیلے رہتے ہیں۔ مثالیں:- عجیب ، بیل ، ط۔

**نوٹ:-** (۱) کچھ ماہرین لسانیات اس کو دوسری مصوتہ بھی مانتے ہیں۔

(۲) نیم مصوتہ [ی] سے پہلے کچھ الفاظ میں دوسری مصوتہ،

[آئ] تلفظ میں آتا ہے۔ مثلاً:- عیار ، بھیا ، میتا وغیرہ۔

بند درمیانی هرگزی غیر مذکور مصوّته۔ [آ] - (لریں) اس کے تلفظ میں زبان کا درمیانی حصہ تقريباً سچ میں رہتا ہے اور ہونٹ پھیلے رہتے ہیں۔ آخری حالت میں (لفظ کی) مقابلۂ کم الفاظ میں ملتا ہے۔ مثالیں:- آب، دب، نہار و مرمع

بند او بجا پچھلا مذکور مصوّنه۔ [او] . (وا و معروف) اس مصوّتے کے تلفظ میں زبان کا پچھلا حصہ اتنا اوپنیا اکھتا ہے کہ لتریاً نرم نالو کے نزدیک بسچ جاتا ہے اور ہونٹ کوں ہو جاتے ہیں۔ مثالیں:- اون، دور، تو۔

کھلا او بجا پچھلا مذکور مصوّته۔ [آ] (لہیش معروف) [ادا] کی بہ نسبت اس مصوّتے کے تلفظ میں زبان کا پچھلا حصہ کم اوپنیا اکھتا ہے لیکن ہونٹ کوں ہی رہتے ہیں۔ اردو میں یہ کسی لفظ کے آخر میں مستعمل نہیں ہے۔ مثالیں:- ان، در

بند درمیانی پچھلا مذکور مصوّته۔ [او] (وا و جہول) اس مصوّتے کے تلفظ میں زبان کا پچھلا حصہ درمیانی حالت میں ہوتا ہے اور ہونٹ کوں ہو جاتے ہیں۔ مثالیں:- اوس، کوس، تو۔ کھلا درمیانی پچھلا مذکور مصوّته۔ [خفیف او] (لیش جہول) خفیف [ایے] کی طرح یہ بھی مشروط مصوّتہ ہے جس کے تلفظ میں [او] کی بہ نسبت زبان کا پچھلا حصہ سچے رہتا ہے اور ہونٹ کوں ہو جاتے ہیں۔ یہ صرف ابتدا میں اور درمیانی حالت میں (لفظ کی) ہی مستعمل ہے۔ مثالیں:- عہدہ، شفہہ بند پچھلا پچھلا مذکور مصوّته۔ [او]، (والیں) اس کے

تلفظ میں زبان کا بچھلا حصہ بیجے کی طرف ہوتا ہے اور ہوتا گول ہو جاتے ہیں۔ مثالیں:- آج، وج، جو  
نوٹ:- (۱) بچھہ ماہرین سائنس اس کو لکھی دوہرائی صورت مانتے ہیں۔

(۲) نجم صورت [و] سے پہلے دوہرائی صورت [وو]

بچھہ الفاظ میں تلفظ ہوتا ہے۔ مثلاً

کوئا، حوا، تواب وغیرہ

کھلا، شکلا، بچھلا غیرہ دوہرائی صورت [آ]۔ (الف) اس صورت کے تلفظ میں زبان کا بچھلا حصہ بالکل نبچے کی طرف ہوتا ہے لیکن ہونٹا بچھلے رہتے ہیں۔ مثالیں:- آج، راج، جا  
نوٹ:- (۱) [آ] اور خفیف [اے] [او] صورتی الفاظ کے آخر میں نہیں بائے جاتے۔

(۳) [ا] صورت لفظ و کے سے بننے والے مرکب الفاظ مثلاً جنکہ، کوکہ، کیونکہ وغیرہ کے علاوہ چنانچہ اور اگرچہ جیسے الفاظ میں بھی تلفظ ہوتا ہے۔

(۴) [آ] صورت نہ، بہ، اور و، کے علاوہ عام طور پر ع، پر ختم ہونے والے الفاظ مثلاً وضع، قطع، شمع وغیرہ میں بھی لفظ کے آخر میں تلفظ ہوتا ہے۔

(۵) خفیف [اے] اور خفیف [او] کو لکھنے کے لئے جو علامتیں استعمال ہوتی ہیں ان سے اس بات کی وضاحت نہیں ہوتی کہ ہم مذکورہ صورتوں کو تلفظ

کرتے ہیں یا نہیں۔ ان کا بیان فونیکیات کے باب میں تفصیل سے پیش کیا گیا ہے۔

(۵) پچھا ہر لسانیات [آے] اور [او] مصوتوں کو ڈوہرے مصوتیں فراہد ہیں۔ اردو اور ہندی کے مصوتیں مشترک ہیں۔ ہندی کے جدید ہر لسانیات داکٹر جولانا نھ تو ارمی کے مرطاب مفری ہندی صویول میں [آئہ] اور [او] مصوتیں تلفظ ہوتے ہیں جبکہ مشرقی ہندی صویول میں یہ دو ہر دنے مصوتیں تلفظ ہوتے ہیں رالبیتیم مصوتیں [ی] اور [و] سے پہلے پہنچا الفاظ میں وہرے مصوتیں [ای] اور [وے] بھی تلفظ میں آتے ہیں۔

## اردو و مصوتوں کی اتفاقیت

کسی مصوتی کو ادا کرنے وقت اگر ہواناک سنبھالی جائے تو اس عمل کو مصوتوں کی اتفاقیت کہتے ہیں اور یہی حالت میں ادا ہونے والے مصوتی اتفاقی کہلاتے ہیں۔



(ا) [ا] اور [ا] مصوّتوں کی انفیت نہیں ملتی۔ دلیل یہ خفیہ  
 (اے) اور [او] کے علاوہ سمجھی مصوّتوں کی ابتدائی، درمیانی اور آخری  
 حالت یہ مثالیں درج ہیں۔

- |           |          |               |             |
|-----------|----------|---------------|-------------|
| ۱ - [اہس] | اپنٹ     | نہیں          | دپس         |
|           | X        | الْعَلِيْفَهُ | کُلْهُنْجَا |
| ۲ - [اں]  |          |               |             |
| ۳ - [اہس] | اپنڈوا   | کپنڈ          |             |
| ۴ - [آیں] | آئیٹھ    | قینچی         |             |
| ۵ - [اؤں] | اُندھیرا | ہنڈس          |             |
| ۶ - [اوں] | اُڈچا    | سوونڈ         | جوں         |
| ۷ - [اؤں] | اُندھیل  | منڈ           |             |
| ۸ - [اوں] | اوندھا   | گوند          | بھادوں      |
| ۹ - [اوں] | اُونٹ    | چوندرھ        | بھوؤں       |
| ۱۰ - [اک] | اُنچ     | کاپنچ         | رُوال       |

## مصحح

اکنہ صفحے پر جو چار طبیعتیں کیا گیا ہے اُس میں اُرد دیگر سارے مصححے اور نیم مصحتوئے مقام تلفظاً و بطرز تلفظ کے مطابق لکھا کر دئے گئے ہیں ۔

ذیل میں سمجھی مصیتوں کی تفصیلات اور ان کی اہتمامی درجہ دانی اور آخری مالتوں کی مثالیں درج ہیں ۔

غیر معمور دو لیے بند شیہ ۔ [ب]

پھیپھڑوں سے آنے والی ہوا کو دو ذیل لب آپس میں جو گراہک دھاکے کے ساتھ اس طرح نکالنے ہیں کہ صوت تناولت میں ازتعاش کے نیپر [ب] مکی آواز پیدا ہوتی ہے۔ مثالیں ۔ پان، کپڑا، آپ ۔

معمور دو لیے بند شیہ ۔ [ب]

یہ مصنونہ [ب] سے صرف اس لیاظ سے مختلف ہے کہ اس کے تلفظ



صوت تاثت متعش ہو جاتے ہیں۔ مثالیں:- پاٹس، چالی، چناب،  
غیر مسموع دنتی بند شیہ [س]

اس مصمتے کے تلفظ میں زبان کی نوک بالائی دانتوں کو اندر کی طرف چھوٹی ہے اور ہوا سلسلہ دھماکے ساتھ اس طرح نکلتی ہے کہ صوت تاثت میں ارتعاش نہیں ہوتا۔ مثالیں:- نالا، بتا، بات  
سموع دنتی بند شیہ [د]

بیہ صمتہ [ت] سے صرف اس قدر مختلف ہے کہ اس کے تلفظ میں صوت تاثت متعش ہوتے ہیں۔ مثالیں:- دال، گدا، بعد غیر مسموع معلوسی بند شیہ [ٹ]

اس مصمتے کے تلفظ میں ہوا اس طرح روک کر بخالی جاتی ہے کہ زبان کی نوک مال کرتا لوگو کو چھوٹی ہے اور صوت میں ارتعاش نہیں ہوتا۔ مثالیں:- ٹال، آٹا، بات۔  
سموع معلوسی بند شیہ [ڈ]

بیہ آواز [ٹ] سے صرف اس لحاظ سے تائف ہے کہ اس کے تلفظ میں صوت تاثت متعش ہوتے ہیں۔  
مثالیں:- ڈاٹ، ڈو، کاڑڈ۔

غیر مسموع نالوئی بند شیہ [چ]

اس مصمتے کو ادا کرنے میں زبان کا درمیانی حصہ تالوگو چھوتا ہوا ہوا کو روکتا ہے اور ہوا دھماکے کے ساتھ اس طرح باہر نکلتی ہے کہ صوت تاثت متعش نہیں ہوتے۔ مثالیں:- چال، چان، ناج  
سموع نالوئی بند شیہ [چ]

یہ بندشیہ [ج] سے صرف اس قدر مختلف ہے کہ اس کے تلفظ میں صوت تاثت ہیں ارتعاش ہوتا ہے۔

**مثالیں:-** جادو، کابو، اناج۔

**غیر مسموع غشائی بندشیہ [ک]**

اس حصہ کے تلفظ میں ہوازبان کے پچھے حختہ اور نرم بالوغشا کے درجہ بان رُک کر دھما کے کے ساتھ اس طرح لختی ہے کہ صوت تاثت ملکش نہیں ہوتے۔ **مثالیں:-** کال، پیکا، ناک

**مسموع غشائی بندشیہ [گ]**

یہ غشائی بندشیہ [ک] سے لیں اتنا مختلف ہے کہ اس کے تلفظ میں صوت تاثت ملکش ہوتے ہیں۔

**مثالیں:-** سکل، پاگل، بگ۔

**غیر مسموع لہاتی بندشیہ [ق]**

یہ بندشیہ عام طور پر عربی اور ترکی کے مستعار الفاظ میں اس طرح تلفظ ہوتا ہے کہ ہوازبان کے پچھے حختہ اور لہات (کے) کے درجہ بان رُک کر دھما کے کے ساتھ یا ہر لکھتی ہے اور صوت تاثت میں بالکل ارتعاش نہیں ہوتا۔ **مثالیں:-** قلم، چاقو، ورق

**غیر مسموع ہرکاری دلی بندشیہ [چھ]**

**مثالیں:-** بھالو، گوکھی، چچھ

**غیر مسموع ہرکاری دنی بندشیہ [ٹھ]**

**مثالیں:-** نھن، پانچھی، دنھ

سمواع پرکاری دنی بند شیہ لدھا

مثالیں:- دھان، سیدھا، پڑھ

غیر مجموعہ پرکاری معلو سی بند شیہ [لکھ]

مثالیں:- ٹھوکر، کوٹھی، کامٹھ۔

سمواع پرکاری معلو سی بند شیہ [ڈھ]

مثالیں:- ڈھول، پڑھا، ب

غیر مجموعہ پرکاری نالوی بند شیہ [چھ]

مثالیں:- چھال، پھرا، پچھا۔

سمواع پرکاری نالوی بند شیہ [جھو]

مثالیں:- بھاڑو، ماٹھی، بجھ۔

غیر مجموعہ پرکاری غشائی بند شیہ [کھ]

مثالیں:- کھال، روکھا، آسھ

سمواع پرکاری غشائی بند شیہ [گھ]

مثالیں:- گھوڑا، بھوار، یاگھ۔

لُوٹ پھوٹو دھو دھو جھو جھو کھو اور کھو مصحت بھی بند شیہ ہیں

لیکن باقی بند شیوں سے اس لحاظ سے مختلف ہیں کہ ان کے

تلفظ ہیں ہوا ایک بھونک کے ساتھ باہر نکلتی ہے اور اسی لئے

بہ پرکاری کھلاتے ہیں۔ صرف [ف] ہی ایک ایسا الہاتی بند شیہ

ہے جس کا پرکاری جوڑا دیں دستیاب نہیں ہے۔

غیر مجموع لب دنی صنیری [فت]

اس مصحت کے تلفظ ہیں ہوا بالائی دامتول اور بیکے ہونٹ کے

پنج اس طرح رکھاتی ہوئی یا ہر نکھلی سے ک صوت تاثت مرتعش نہیں ہوتے۔ یہ مصمتہ عربی، فارسی اور انگریزی میں متعار الفاظ میں عام طور پر پایا جاتا ہے۔ مثالیں:- خوبی، آفت، طرف۔

### نیپر مجموع لشوی صغیری [سما]

یہ بھی صغیری مصمتہ ہے لیکن اس کے تلفظ میں ہوا زبان کی قوک اور بالائی داننزول کے اندر کی طرف سورہ مول (اللہ) کے درمیان رکھاتی ہوئی یا ہر نکھلی سے اور صوت تاثت میں یا رقص اش نہیں ہوتا۔ مثالیں:- سال، برسات، برس۔

### مجموع لشوی صغیری [ل]

یہ صغیری مصمتہ [سما] سے اس لحاظ سے مختلف ہے کہ اس کے تلفظ میں صوت تاثت مرتعش ہوتے ہیں۔ یہ مکسر بھی عربی، فارسی اور انگریزی سے متعار الفاظ میں پایا جاتا ہے۔

مثالیں:- زن، بازوی، دراز۔

### نیپر مجموع نالوی صغیری [ش]

اس مصمتے کے تلفظ میں زبان کا اکلا حصہ نالو کے انداز دیکھوتا ہے کہ ہوا درمیان سے رکھاتی ہوئی یا ہر بکل جاتی ہے اور صوت تاثت میں ارتقا شد نہیں ہوتا۔

مثالیں:- شریعت، مشہور، بارش

### مجموع نالوی صغیری [ژ]

یہ صغیری مصمتہ [ش] سے اس قدر مختلف ہے کہ اس کو ادا کرنے میں صوت تاثت مرتعش ہوتے ہیں۔ یہ فارسی اور انگریزی

کے چند مستعار الفاظ میں ہی تلفظ ہوتا ہے۔

مثالیں:- ثزالہ، ٹیلی و پریان، ثراڑ

### غیر مسموع غشائی صغیری [خ]

اس مصمتے کے تلفظ میں ہوا زبان کے پچھے جھٹے اور نرم تالو کے درمیان رگر طکھاتی ہوئی اس طرح نکلتی ہے کہ صوت تاشت بیل رنگش نہیں ہوتا۔ یہ آواز عربی، فارسی کے مستعار الفاظ میں پائی جاتی ہے۔ مثالیں:- خان، اخبار، شاخ۔

### مسمع غشائی صغیری [غ]

بی مصمتے [خ] سے صرف اس حد تک مختلف ہے کہ اسکے تلفظ میں صوت تاشت مرتعش ہوتے ہیں۔ یہ آواز بھی عربی فارسی کے مستعار الفاظ میں پائی جاتی ہے۔ مثالیں:- غار، مغرب، داع

### غیر مسموع علقی صغیری [ه]

اس صغیری مصمتے کے تلفظ میں ہوا صوت تاشت کے درمیان یعنی حلقوی سے اس طرح رگر طکھاتی ہے کہ صوت تاشت مرتعش نہیں ہوتے۔ مثالیں:- حاضر، بہار، راہ۔

### مسمع دولی انقی [م]

[ب] کی طرح اس مصمتے کے تلفظ میں بھی دونوں لب آپس میں چڑھتے ہیں بچھر ہوا یا ہر نکلتی ہے اور صوت تاشت بھی مرتعش ہوتے ہیں۔ فرق ہر فونٹ اتنا ہے کہ ہوا بجائے دہنی جوف کے ناک کے راستے سے ہا ہر نکلتی ہے۔ یعنی بندشی آوازوں میں جس طرح لہاث (لکھا) ناک کے راستے کو بند کر دینا ہے اس طرح لغتی مصمتے

کے تلفظ میں ناک کا راستہ نہیں شدھوتا اسی لئے، یہ مصمتوں کو لفظ  
کہتے ہیں۔ مثالیں:- مال، کمرا، گرم۔

### مسنوع لشی انجی [ن]

بی بھی انجی مصمتہ ہے لیکن اس کے تلفظ میں زبان کی نوک  
اوپری دانتوں کے اندر کے سورڑھوں کو جھوٹی ہے اور صوت  
تائست مرتعش ہوتے ہیں۔ مثالیں:- نظر، پختا، کان۔  
نوٹا:- چند ماہیں سایہات انجی سختے کی ایک اور شکن مسح  
غشاں کو بھی ایک علاحدہ مصمتہ تسلیم کرتے ہیں جس کا ذکر فوہیات  
کے باب میں آئے گا۔

### مسنوع لشی پہلوئی [ل]

اس مصمتے کے تلفظ میں زبان اوپر کی طرف اس طرح اجھتی ہے  
کہ نوک زبان اوپری دانتوں کے اندر کے سورڑھوں کو جھوٹی ہے۔ اس  
درجہان ہوا زبان کے دونوں پہلوؤں سے باہر نکل جاتی ہے اور صوت  
تائست مرتعش ہوتے ہیں۔ مثالیں:- لاش، بالو، دال

### مسنوع لشی ارتعاشی [ر]

اس مصمتے کے تلفظ میں نوک زبان بالائی دانتوں کے اندر کی  
طرف کے سورڑھوں کے اس طرح نزدیک آتی ہے کہ زبان کی نوک  
میں ایک قسم کا ہلکا سا ارتعاش یعنیدا ہوتا ہے ایسی حالت میں نکلنے  
والی اداوار میں صوت تائست بھی مرتعش ہوتے ہیں۔

مثالیں:- رات، پردہ، پرمر۔

## سموں ع مکوسی تجھلک دار

اس کے تلفظ میں نوک زبان ملٹ کرنا لوپرا ایک قسم کی تجھلک اور آواز پر اکبرتی ہے اور صوت تانت مرعش ہو جاتے ہیں۔ بی آواز اور دو میں لفظ کی ابتدائی حالت میں مستعمل نہیں ہے۔

مثالیں:- × ، گاڑی ، ناطر ،

## سموں ہر کاری مکوسی تجھلک دار

یہ صحیحہ بھی تجھلک ہے لیکن [ڑ] سے اس لحاظ سے مختلف ہے کہ اس کے تلفظ میں ہوا ایک پھونک کے ساتھ باہر کھلتی ہے اسی لئے یہ کاری آواز ہے۔ یہ بھی لفظ کی ابتدائی حالت میں نہیں ملتا۔

مثالیں:- × ، دار حی ، بارہم۔

## نیم مصوتے

اُردو میں صرف دونیم مصوتے پائے جاتے ہیں جن کی تفصیل اور ان کی ابتدائی، درمیانی اور آخری حالتیں میں مثالیں مندرجہ ذیل ہیں۔

## سموں لب دشی نیم مصوتہ [و]

کیونکہ اس کے تلفظ میں مصوت کی طرح ہوانہ تو کہیں رکھنی ہے اور نہ ہی کہیں رکھ کھاتی ہے اور نہ ہی مصوتے کی طرح بغیر کسی تلفظ کار کو جھوئے ہی ادا ہوتی ہے اسی لئے اس کو نیم مصوتہ یا نیم مصوت بھی کہہ سکتے ہیں۔ اس آواز کے تلفظ میں اوپری داشت پنج لب کو جھوٹے ہیں اور صوت تانت مرعش ہوتے ہیں۔

مثالیں:- وار ، دوا ، جو۔

مسوّع تالری نیم مصوّر [ی]

اس نیم مصوّر کے تلفظ بین زبان کا دریافتی حصہ تا لوکی طرف  
اس طرح الجھتا ہے کہ ہو مستقل نکلتی ہے اور صوت نتائج میں ارتعاش  
ہوتا ہے۔ یہ لفظ کے آخر میں نہیں ملنا ہے۔  
مثالیں:- باد، بیان۔

## ۴۔ فونیکیات

انسان کے اختنائے کلم بہت سی آوازیں پیدا کر سکتے ہیں لیکن  
کسی بھی زبان میں ان سب کا استعمال نہیں ہوتا بلکہ ان میں  
سے کچھ رہی آوازیں استعمال میں لائی جاتی ہیں۔ کسی بھی زبان میں  
ختی آوازوں کا استعمال ہوتا ہے وہ سب اس زبان کے صوتی  
ڈھا بچھے میں یا معنی نہیں ہوتیں۔ کچھ آوازیں محض ذیلی خونگی ہوتی  
ہیں یعنی کچھ آوازوں نے استعمال سے الفاظ کے معنی میں فرق پیدا  
ہو جاتا ہے جیسا کچھ آوازوں کی صوتی خصوصیات میں اگر ھوڑا ہت  
فری ہتھ بھی الفاظ کے معنی میں اس کا اثر نہیں پیدا۔ اس طرح اگر  
دوا الفاظ کے قابل حوزوں میں سرت ایک ایک آواز کے فرق سے ان  
الفاظ کے منتی میں فرق پیدا ہو تو یہ دو ہوں آوازیں مخلوطہ فونیم کہلاتیں گی۔  
اگر معنی میں کوئی فرق پیدا نہ ہو تو یہ آوازیں ایک ہی فونیم کی دو ذیلی  
fonیم ہوں گی۔ مثلاً اردو میں [ز] اور [ر] مختصے دو فونیم ہیں۔ ذیلی  
fonیم، یہ طے کرنے کے لئے ذیل میں ان آوازوں کے اہتمامی دریافتی

اور آخری حالت میں اقلی جوڑے دئے گئے ہیں۔

[ز] زن بازی رہا رہا

[ج] جن باجھی راج راج

اوپر دی گئی مثالوں سے صاف ظاہر ہے کہ دونوں آوازیں  
نہیں حالتوں میں معنی کی تفریق میں مدد دیتی ہیں۔ اس لئے ازرا  
اور راج / آوازیں اردو میں علیحدہ فونیم ہیں۔ اس بنا پر ہم ہر زبان  
کے فونیم کا تعین کر سکتے ہیں۔ اس طرح اگر دو آوازیں ایک ہی  
صوتی ماحول میں دولفطوان کے معنی میں فرق پیدا کریں تو یہ دونوں  
آوازیں تخلاف یا تضاد (میثیر) کھلا گئیں گی۔ آوازوں میں امتیاز کے  
تعین کا سب سے آسان اور یہ اطراقہ اقلی جوڑوں کا تعین ہے۔  
اقلی جوڑوں میں صرف ایک آواز کو جھوڑ کر باقی سب آوازیں ایک  
جیسی ہوتی ہیں اور ان آوازوں کی ترتیب بھی یکساں ہوتی ہے۔  
کسی زبان میں آوازوں کی تعداد خواہ کتنی بھی کیوں نہ ہو لیکن  
اس زبان کے فونیم کی تعداد ساری آوازوں کے مقابلے میں کم ہوتی  
ہے۔ رسم خط میں عام طور سے کسی زبان کے زیادہ تر حروف فونیم سی کی  
خواہ دیگر نہ کرتے ہیں۔ لیکن اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ایک ہی فونیم کے لئے ایک  
یا ایک سے زائد حروف استعمال ہوتے ہیں جبکہ دوسری صوت حروف  
کہتے ہیں۔ اردو میں اس طرح کی کئی مثالیں ہیں جن کا ذکر اکے باہ  
میں لفظیل سے کیا جائے گا۔

### مخصوصی فونیم

اردو میں دس مخصوصی فونیم ہیں جن کے اقلی جوڑے محدود ہے

ہیں۔ ہر دو مصوات کے تضاد کو دکھانے کے لئے میں اقلی چڑیے درج کئے گئے ہیں جہاں یہ درمیانی حالت ہیں ملتے ہیں۔

۱۱۱/۱ - راں	پل	- میں
۱۱۱/۲ - رائے	تل	- میں
۱۱۱/۳ - رائے	ہیں	- میں
۱۱۱/۴ - رائے	نیر	- نار
۱۱۱/۵ - رائے	پار	- پر
۱۱۱/۶ - رائے	در	- دور
۱۱۱/۷ - رائے	صور	- سُر
۱۱۱/۸ - رائے	مڑ	- موڑ
۱۱۱/۹ - رائے	بور	- بور
۱۱۱/۱۰ - رائے	دل	- دل
۱۱۱/۱۱ - رائے	پل	- پک
۱۱۱/۱۲ - رائے	گل	- گل
او		
+۱۱۱/۱ - رائے	دیل	- دل
+۱۱۱/۲ - رائے	پل	- پک
+۱۱۱/۳ - رائے	گل	- گل
ذبیلی فونیکس		

اُردود میں مندرجہ بالا دس مصوتی فونیم کے علاوہ دو اور مصوتی تخفیف [۱۱۱/۱] اور تخفیف [۱۱۱/۲] عام طور سے ایک خاص صوتی ماحدول میں استعمال ہوتے ہیں۔ یعنی یہ دونوں مصوتی ایشنا میں اور درمیانی حالت میں سمجھی شدہ / آواز کے پہلے یا آخر میں تلفظ ہوتے ہیں۔ مثلاً:-

ہر کے بعد

۱/۵ سے پہلے

خفیف [اے] :- احمد - گہتا سحر

احاس - رحمت بحث

احسان - محسوس صحن

احتیاط - وحدت محل

خفیف [او] :- عہدہ - تخفہ بہت

شهرت

کہرام

وہ

اوپر دی گئی مثالوں میں زیر، زیر یا پیش کا استعمال صرف خرپہ کی حد تک ہے کیونکہ ان الفاظ کو بولنے میں ہم ان اعراب کی نمائندگی کرنے والے کسی بھی مصوتے کا تلفظ نہیں کرتے۔ ان مثالوں میں خفیف [اے] اور خفیف [او] کی صوتی تقسیم اس طرح ہے:-

خفیف [اے] مصوتہ ہمیشہ ابتدائی اور درمیانی حالتوں میں ۱/۵ سے پہلے اگر اپنے قریب تر مصوتے رائے / سے تبدیل کر دیا جائے تو معنی میں کوئی فرق نہیں پیدا ہوتا۔ یعنی خفیف [اے] اور رائے / مصوتوں میں کوئی فوکسی تضاد نہیں ہے۔

اسی طرح درمیانی حالت میں خفیف [اے] مصوتہ رہ کے بعد اپنے قریب تر مصوتے رائے / سے تبدیل کر دیا جائے تو معنی میں کوئی فرق پیدا نہیں ہوتا۔ یعنی رہ کے بعد خفیف [اے] اور رہ مصوتوں میں کوئی فوکسی تضاد نہیں ہے۔

**خفیف مصوتہ [او] ابتدائی اور درمیانی حالتوں میں / ۵ / سے پہلے اور بعد میں اگر اپنے قریب تر مصوتے را اور سے تبدیل کر دیا جائے تو معنی میں فرق نہیں ہوتا۔ یعنی خفیف [او] اور راد / مصوتوں میں کوئی فونکی تضاد نہیں ہے ۔**

اس لئے خفیف [اے] اور خفیف [او] مصوتی فوٹیم نہیں قرار دئے جاسکتے ۔ بلکہ

(۱) خفیعت [اے] مصوتہ / ۴ / کی آواز سے پہلے رائے اس کا ذیلی فوٹیم اور رہا کی آواز کے بعد / اے / کا ذیلی فوٹیم ہے ۔ اور (۲) خفیفت [او] مصوتہ / او / کا ذیلی فوٹیم ہے ۔

### **الفی مصوتی فوٹیم**

اُردو میں مصوتوں کی الفیت کو فونیم کا درجہ عاصل ہے ۔ کیونکہ غیر الفی اور الفی مصوتوں کے اختیار طریقے معنی کی تفریق میں مدد دیتے ہیں ۔ ان کی چند مثالیں حسب ذیل ہیں ۔

<u>غیر الفی مصوتے</u>	<u>الفی مصوتے</u>	<u>مثالیں</u>
ای /	راپیں /	کہیں ۔ کہیں
اے /	ایں /	لے ۔ لیں
اے /	ایں /	ہے ۔ ہیں
ا /	راہیں /	سوار ۔ سکنوار
او /	راؤں /	پڑھے ۔ پڑھنے
او /	راڈیں /	گود ۔ گوند
او /	راؤں /	چوک ۔ چونک
ا /	راں /	کام ۔ کانٹا

# نیم مصوّتی فونیم

اُردو بیس صرف دو نیم مصوّتی فونیم ہیں جن کے اقلیٰ جوڑے  
حسب ذیل ہیں ۔

ا/ا - ای/ا دہاں یہاں  
ب/ب بوا سیما

**مصنّتی فونیم**  
اُردو کے مصنّتی فونیم کے اقلیٰ جوڑے مندرجہ ذیل ہیں ۔

اپ/ا → اب/ا پاں → باں آپ/ا → آب

اٹ/ا → اد/ا ناں → دال رتی → ردی لات → لاد

اٹ/ا → اڈ/ا ٹال → ڈال لٹو → لڈو کھٹ → کھڈ

لہج/ا → اج/ا چال → جال بجا → بجا پیج → پیج

اک/ا → اگ/ا کال → گال ناکا → ناگا

راب/ا → اپھ/ا بیل → بھیل، بھول

درب/ا → رہھ/ا بادو → بھالو، بھول

ات/ا → رٹھ/ا تن → تھن، تھان سات → سانٹھ

اد/ا → رده/ا دان → دھان، دھان

داث/ا → رٹھ/ا ٹیکا → ٹھیکا، ٹھور کاٹ → کاٹھ

ارڈ/ا → رڈھ/ا ڈال → ڈھال، ڈھدر

اج/ا → اچھا/ا چال → چھال، چھپل

اچ/ا → اچھا/ا چاڑا → چھاڑا، چھپل

اکر → اکھا/ا کال → کھال، کھاٹ

ہرگز	رگھر	گول بے گھول، گھاٹ	کالی بے کھال، کھاٹ	اک ا رکھا
بڑھو	بڑھو	بڑھو	بڑھو	بڑھو
بڑھو	بڑھو	بڑھو	بڑھو	بڑھو
جام	جام	چونا	چونا	نار

لال	لار	لال بے وال	سالا بے سارا	چال بے چار
رش	رش	رش بے شال	رش بے رشید	پاس بے پاش
رف	رف	رف بے مکر	مکر بے منفرد	طاق بے تاک
رف	رف	رف بے خال	بغیث بے بخیه	شاق بے شاخ
رندر	رندر	رندر بے چمن	فن بے چمن	
راندر	راندر	راندر بے جنگ	سزا بے سجا	راندر بے راج
راندر	راندر	راندر بے سخن	سخن بے سکھی	راندر بے سکھ
راندر	راندر	راندر بے آغا	آغا بے آسکا	بانغ بے بائگ
راندر	راندر	راندر بے غار	بغیث بے بخیه	

ہندو رجہ بالا نسلیوں میں صرف قریب المخراج آوازوں کے  
اتقلی جوڑے درج کئے گئے ہیں۔ اس طرح اردو میں رکھ کر کھل  
تجھنتیس (۳۴) قریب المخراج ملئے ہیں۔

رڑھا اور رڈھا قریب ابتدائی حالت میں نہیں ملتے۔ اس لئے  
ان کے اقلی جوڑے صرف درمیانی اور آخری حالت میں ہی درج  
کئے گئے ہیں۔

لفظ کے آخر میں [ڈھ] کی جگہ [ڑھا] معیاری ہے ۔ مثلاً  
علیٰ گرڈھ، اعظم گرڈھ وغیرہ  
کچھ الفاظ جن میں [ڈھ] اور [ڈ] بولا جاتا ہے وہاں [ڑھ]  
اور [ڑ] کا بھنی تلفظ ہوتا ہے ۔ مثلاً:- ڈھا بی پورڈھا، گرڈھا  
یا گرڈھا، ڈھڈری، یا ٹھوڑی ۔

رمز اور ان/الفعی اپنے بعد میں آتے والے کچھ بندشیوں  
سے ہم خروج ہو سکتے ہیں اس طرح رم کی آواز دو لبی اپ پر آدا تو  
سے پہلے ہم خروج ہوتی ہے ۔ مثلاً چپیا، اور دنبہ، وغیرہ  
فوت:- کچھ الفاظ کے لکھنے میں 'ب'، حرف سے پہلے 'ن' کے استعمال  
سے شک ہو سکتا ہے کہ 'ن' بول رہے ہیں ۔ دراصل ہم 'ن'  
لکھنے تو ہیں لیکن 'م' تلفظ کرتے ہیں ۔ مثلاً ابیالہ، سنبھل،  
انبار جیسے کچھ الفاظ میں 'م' کی آواز پی بولی جاتی ہے ۔

ان کے تین ذیلی فوئیم [ن][ا]، [ن][ا]، اور [ن][آ]  
معنی [ن] ذیلی فوئیم دستی بندشیوں ارتا، ادا اور ردھ سے  
پہلے ہم خروج ہو سکتا ہے ۔ مثلاً:- سنت، چند، گرنٹھ، اور بندھ  
[ن] معلوسی بندشیوں ارتا، ادا، اکھ اور اڈھ سے پہلے  
ہم خروج ہو سکتا ہے ۔ مثلاً چنٹ، آندھا، کنٹھ اور منڈھا ۔ اسی طرح  
[ن] تالوئی بندشیوں /چا، /جا، /چھ اور /چھ اسے پہلے  
ہم خروج ہو سکتا ہے ۔ مثلاً:- اشچ، کچھ، بیچھی اور باچھو ۔ اسی طرح  
[ن] غشائی بندشیوں اکرا، اگرا کھرا اور رکھرا سے پہلے ہم خروج ہو سکتا  
ہے ۔ مثلاً:- ڈنکا، بھنگی، پنگھا اور کنگھا ۔

اس طرح کل ڈاکر اردو میں ان کے چار ذیلی فو نیم پائے جاتے ہیں۔  
یہ چاروں ذیلی فو نیم مکمل تقسیم میں ہیں یعنی ایک کی جگہ دوسری۔  
آواز نہیں استعمال ہو سکتی۔

جند ماہرین لسانیات ان کو غشائی، نفی  
سمیوع مصحتی فو نیم تسلیم کرتے ہیں۔ لیکن پوں کہ اردو میں  
ان کے اقلی جوڑے دستیاب نہیں، ایک دن کو علاحدہ۔  
فو نیم کی چیخت دینا مناسب نہیں۔

اُردو میں پائیج آوازیں / ق /، / ف /، / ز /، / رخ / اور / رغ /  
عربی فارسی سے مستعار الفاظ میں استعمال ہوتی ہیں۔ / ز / اور / ف /  
آوازیں انگریزی سے مستعار لفظوں میں بھی مستعمل ہیں۔ کچھ لوگ / ق /  
کو اک / ا / اور / رخ / سے، / ف / کو اپھر سے، / ز / کو رج / سے،  
رخ / کو رکھ / سے اور رغ / رکھ / سے تلفظ کرتے ہیں۔ چونکہ ان  
آوازوں اور یہیں ہو جانے والی آوازوں کے اقلی جوڑے معنی کی نظری  
میں مدد دیتے ہیں اس لئے لفظ / افت /، / زہ /، / رخ / اور / رغ /—  
معھتوں کو فو نیم کا درجہ واحصل ہے۔

**نور طب:** اس باب کے آخر میں کچھ اور اقلی جوڑوں کی خہست  
درج ہے۔

اُردو میں [ ز ] کی آواز جیسے غلامیں اور انگریزی کے مستعار  
الفاظ انکہ ہی محدود ہے مثلاً— زال، پنز مردہ، مرجان وغیرہ۔

اگر ان الفاظ میں [ژ] کی آواز کو از ر سے بولا جائے، جیسا کہ عام طور پر ہوتا ہے، تو معنی میں کوئی تبديلی نہیں ہے اور چونکہ [ژ] مودر زر آوازوں کا کوئی اقلیٰ ہجڑا بھی دستیاب نہیں ہے اس لئے [ژ] کو صرف تحدیدی فونیم مانا جاسکتا ہے۔

بین الاقوامی صوتی رسم خطر کے مطابق ذیلی فونیم کو [ ] میں اور فونیم کو [ ] میں لکھنے ہیں تاکہ ایک دوسرے سے فرق کیا جاسکے۔

## چند اقلیٰ اور مماثل حجڑے

فرک

فمرکر، قلب کلب، قاش کاش، قطب کتب، قدم کدم،  
قال کال،

مقدار مکدر، مقرر مکر، نقطہ نکتہ، لقا رکا، طاق تاک۔

قرخ - قمر خر، قد خد، قطرہ خطرہ، فتم خصم، قلیل خلیل، بقیہ بقیہ۔

شاق شاخ

ز ردض ط) ررج، زنگ جنگ، زینہ جینا، دلیل حلیل، زیب جیب،  
ذال جمال، ازل اجل، بازی باجی، سراسجا، نظم نجم،  
ہضم جنم، ران راج، گز کج،

خ رکھ - خارکھار، خان کھان، خانہ کھانا، خول کھول، خیرہ

کھیرہ، سخن سکھنی -  
سخن سکھنے -

غَرَّكْ - غُلَّكْ، غُولَكْ، عَلَّهَكْ، غَالِيَكْ؛ سَرَّكْ  
أَعَاَكْ، نَاغِنَّاكْ، رَاعِنَّاكْ، يَاعِنَّاكْ.

ڈن بیٹھ - فتن پھنس، فال پھال،

پریش - بال شال، ساوی شادی، مردی شراب، سیپو  
دص) شیوه و سبب شیب، بیان شیوه، نیرکه، پریز

میرزا

آوازوں کے بھرپور کے لئے لوگوں بطور اکائی کے سنتھال ہوتا  
ہے۔ ہوا بھرپور سے لگانے والیں آتی بلکہ تقریباً بارج با رفی سکتے  
کے حساب سے پھوٹ پھوٹ پھونکوں کی شکل میں منہ سے باہر اس طرح  
نکلتی ہے کہ سینے کے عضلات یکے بعد دیگرے سکرتے اور دیگرے سے  
ہیں۔ ان عضلات کی ہر حریک کو صدری حرکت کہتے ہیں جو ایک رکن  
کی شکل میں معاون ہوتی ہے۔

ایک اور نظریہ کے مطابق ہر لفظ میں کچھ آوانیں دیگر آوانیوں کے مقابلے میں زیادہ ممتاز ہوتی ہیں۔ اس طرح کسی لفظ میں رکنیں کی تعداد مشتملی امیاز کے مطابق ہی ہوتی ہے۔ مثلًا لفظ و ممتاز، میں رکن اور آوازیں دوسری آوانیوں کا بات رکن اور آوانی کے مقابلے میں زیادہ امیازی حیثیت رکھتی ہیں۔ اس کے مکورہ مخصوص تر اور اگر مشتملی امیاز رکھنے ہیں۔ اس طرح

س لفظ میں 'مُحْمَّد' اور 'مَارِد' دو رکن ہیں۔ اور پورا الفاظ دو صدری رکنوں ہیں ادا ہوتا ہے۔ ایسے الفاظ دو رکنی کہلانے نے ہیں۔

ایک رکن کو مصواتوں اور مصمتوں میں منقسم کیا جا سکتا ہے ہر رکن اس صدری حرکت مصواتے کی بدولت ہوتا ہے، جس سے ہوا لکل بیدھی یا ہرنگل جاتی ہے۔ اس لئے معمونہ رکن کا هر کیڑا (کہلانے) ہے۔ مخصوصے صدری حرکت کے ذریعے نکلنے والی ہوا کی یا تو ابتدا کرنے بیا اختتام کرنے ہیں۔مثال کے طور پر اُردو لفظ 'ناج' ایک رکن ہے جس میں آر / مصواتے کے ذریعے ہوا یا ہر نکلنے۔ ہے۔ اس میں ارت / صمنہ پہلے ہدا کو روک کر جھوڑتا ہے، اس لئے بہ نکاسی مصمتہ کہلانے اپرگی نکھر کن کے آخر میں ارج / مصمنہ ہوا کو رد کرتا ہے۔ اس لئے بہ ضبطی صمنہ کہلانا ہے۔ کسی رکن کے نکاسی مصنه کو ابتدا، ضبطی صمنہ کو اختتام ہے، اور مصواتے کی منتها بھی کہتے ہیں۔

رکن کے شروع یا آخر میں ایک سے زائد مصمنہ بھی ممکن ہیں مثلاً لفظ 'بَلِيهٌ' میں ر ب، ر اور ر ل / شروع میں اور لفظ 'خَرَضٌ' میں آخر میں د، ر اور ر خ / مصنه بغیر مصواتے کے ایک ساتھ لفظ ہوتے ہیں وریہ د و نوی لفظ ایک رکن ہیں۔ کچھ رکنوں میں ضبطی صمنہ نہیں دنا۔ مثلاً لفظ 'جا' ایک ایسا رکن ہے جس میں صرف ابتدا ارج رادر منتها آر ہی ہیں۔ کچھ رکنوں میں نکاسی مصمنہ نہیں ہوتا۔ مثلاً لفظ 'آج' ایک ایسا رکن ہے جس میں صرف منتها آر / آ اور اختتام ہے رج / ر ہی میں۔ لیکن لفظ د، ایک ایسا رکن بھی ہے جس میں صرف منتها ہی موجود ہے۔ اس طرح منتها کسی بھی رکن کا ایک ضروری عشر

ہوتا ہے۔ بغیر مفہم کے کوئی رکن ملکن نہیں ہے جبکہ اپنے ایسا خلق تھا میں  
رکن کے لئے ضروری غرض نہیں ہیں۔

### دوہرائی صوت

دوہرائی صوت کسی رکن میں ایک ایسا صوتی خوشہ یا صوتی  
نیم صوتی خوشہ ہے جس میں زیان ایک صوت نے سے دوہرے صوتے  
باشکم صوتے کی طرف کیفیت تبدیل کرتی ہوئی یعنی پیزی سے حرکت  
کرتی ہے۔ اگر صوتی خوشہ اس طرح تلفظ ہو کہ دو رکنی ہو جائے تو وہ  
دوہرائی صوت نہیں ہے۔ اس طرح دوہرائی صوتہ لازمی طور پر صوتی  
خوشہ ہے جبکہ صوتی خوشے کے لئے ضروری نہیں ہے کہ دوہرائی صوتہ  
ہو۔ ایسا صوتی خوشہ جو دوہرائی صوتہ نہ ہو صوتی تسلسل کیلاتا ہو  
دوہرے صوتے اور صوتی تسلسل میں نایاں فرق یہ ہے کہ  
دوہرائی صوت ایک صدری حرکت میں ادا ہوتا ہے، اس لئے یہ  
یک رکنی ہے جبکہ صوتی تسلسل دو رکنی ہوتا ہے۔

اردو میں دوہرائی صوت فونی یعنی یہیں رکھتا ہے یا نہیں، اس  
یارے میں مختلف نظریات ہیں۔ اس بات پر بھی ماہرین لایاں  
تفق نہیں ہیں کہ اے اور اے اور آوازوں کو صوتہ تسلیم کیا جائے  
یا کہ دوہرائی صوت۔ بہر حال جو بات اہم ہے وہ یہ کہ دوہرے صوتے  
اور صوتی تسلسل میں فرق کرنا چاہئے۔

اردو کے صوتی تسلسل کی تفصیل اگلے باب میں پیش کی گئی ہے

# م - مصادر قابل

اگر الفاظ کی ابتدائی، درمیانی یا آخری حالت میں ایک سے زیادہ  
مصور ہے ایک ساٹھ آئیں تو ان کو مصوّری تسلیم کرتے ہیں۔ دلیل میں  
ایک چارٹ کے ذریعے اردو میں پائے جانے والے عام مصوّری تسلیم  
کر لے گئے ہیں جن کی وضاحت بعد میں مثالوں کے ذریعے کروکی گئی  
ہے۔ چارٹ میں **س** نشان تسلیم کے وقوع کے لئے استعمال کیا  
گیا ہے۔

دوسرے اور کوئی						
اد	او	آ	اے	اے	ای	اے
✓					✓	اے
✓	✓	✓	✓	✓	✓	ا
✓	✓	✓	✓	✓	✓	اے
✓	✓	✓	✓	✓	✓	اد
✓	✓	✓	✓	✓	✓	اے
✓	✓	✓	✓	✓	✓	اد

مشایخ - اے + ای  
لیکن  
بپس  
کوئی  
کوئی

جیلوں	اے + او	
کئی	آ + ای	رُس
	آ + اڑ	اعزہ
	آ + آ	تعجب
مددعا	آ + آ	حَال
	آ + او	شُعُود
نجاتی	آ + ای	سائنس
معاینه	آ + اڑ	عالیہ آرائش
	آ + آ	شجاعت
	آ + او	طاعون
جاو	آ + او	
چھوڑی	او + اوں	
سوئی	آ + ای	معین
ہوئے	آ + اے	
	آ + آ	شعراء
دُعا	آ + آ	لُعب
بچھوڑ	او + او	
کوئی	او + ای	
سوئے	او + اے	
	او + آ	شرؤفات
	او + آ	دوآیہ

سوں

او + اوں ←

روں

او + او ←

او + ای ← یک سوئی

اس طرح ہم دیکھتے ہیں کہ کسی لفظ میں جہاں مصوتی ٹسل آتا ہے وہاں رکن قطع ہو جاتا ہے مثلاً دعا دو صہوت رکنی لفظ، ہے۔ جس میں پہلا رکن رد اور دوسرا رکن را کر ہے۔

## ۹ - مصمتی خوشے

جب الفاظ کے شروع یا آخر میں دو یادو سے زائد مصحتی ایک ساتھ اس طرح تلفظ ہوتے ہیں کہ ان کے درمیان کوئی مصوتہ نہیں پولا جاتا تو ایسے مصحتوں کو مصمتی خوشے کہتے ہیں۔ اردو میں مصمتی خوشے دونوں حالتوں میں پائے جاتے ہیں۔ اس کتاب کے آخر میں ایک چارٹ پیش کیا گیا ہے جس پر ایک سرسری نظر ڈالنے سے مصمتی خوشوں کا ذخیرہ معلوم ہو جاتا ہے۔

### ابتدائی مصمتی خوشے

چارٹ میں ابتدائی خوشوں کو (I) سے ظاہر کیا گیا ہے ذیل میں ان کی مثالیں درج ہیں۔

مثالیں:- پلیٹ ، پیکریم

پلیٹ ، پیکریم

ٹرک ،

دراء بُورے

فریم

اُردو میں ابتدائی مصمتی خوشنے دولی بندشیے + پہلوی ارتعاشی  
گرسی + ارتعاشی، لب دنی صیخیری + ارتعاشی آزادوں کے دنیا  
ہیں۔ لیکن ان میں اکثر بہت یورپی الفاظ کی ہوتی ہے۔

آخری مصمتی خوشنے:

چارٹ میں آخری مصمتی خوشنوں کو (۷) سے ظاہر کیا گیا ہے  
ذیل میں ان کی مثالیں درج ہیں۔

مثالیں:- (ب) گپت، مالیں۔

(ب) ضبط، قبیل، قیر، جیس، نیض۔

(د) نطفن، بطن، قتل، عطر، رطبت۔

(د) قذر۔

(ط) نول۔

(ج) وجہ، آجڑ، رنجڑ۔

(ک) حکم، اُردن، شکل، شکر، غلس،

(ق) وقت، عقد، رقم، عقل، وقف،  
نفس، نقش۔

(م) کیمپ، سنت، تحمد۔ ضمیں، عمر،  
لمس، رہنر۔

(ن) سلت، چشد، چشت، گھنڈ، اینج،  
رنج، گنٹھ، سہنس، طنز۔

## مثالیں :-

(ل) بُلْب، خُلُط، جَلْد، رِزْكَلْت، فِيلْكَلْت،  
سِلْك، خَلْق، فَلْم، زُلْف، تِلْخ،  
(ر) ضُرب، بِرْت، هَرْد، جَارْت، سَارْد،  
هُرْج، حَرْج، شَرْك، هَرْك، عَرْق،  
شَرْم، هَارْن، صُرف، شَرْس، فَرْض،  
شَرْش، سُرْخ، هُرْغ،  
(ث) مُفْت، حُنْ، قَفْل، كَفْر، لَفْس، حَفْظ،  
(س) دَجَيْپ، حَسْب، هَسْت، فَصْد، لَسْط،  
شَسْق، إِسْم، حُنْ، أَسْبَل، نَسْر، نَصْف،  
مَسْخ،

(ز) جَذْب، رَزْق، جَزْم، عَزْل، عَذْر،  
(ش) كَوْشَت، أَشْك، مَشْق، جَشْم، بَجْش،  
خَشْر،  
(خ) سَحْت، تَحْم، دَخْل، فَخْر، شَخْض، أَخْذ،  
بَخْش،  
(غ) مَغْز،

(ه) لَحْم، لَحْن، قَهْر،

**مَصْمَتَى - نِيمَمَصْوَتَى خَوْشَة**

ذیلیں ایسے خوشوں کی مثالیں درج ہیں جن میں  
مصنّتی اور نیم مصوتی تھے ایک ساتھ ابتدائی اور آخری میں تلفظ ہے،

مثالیں:- ابتدائی۔ پیشہ، بیان، کیا، گیا۔  
آخری کے جو، سر، عضو، لغت،

ان مثالوں سے اندازہ ہوتا ہے کہ اردو میں آخری مضمونی خوشی کی تعداد ابتدائی خوشیوں کے مقابلے میں زیادہ ہے۔ عام طور سے انگریزی کے مستعار الفاظ کے ابتدائی مضمونی خوشیوں میں مصروف کا اضافہ کر دیا جاتا ہے۔ مثلاً:- سکول، لفظ کو اسکول، بولتے ہیں جیکہ سینکریٹ الفاظ کے ابتدائی مضمونی خوشی توڑ دیتے جاتے ہیں مثلاً:- ہرمن، لفظ کو، برمیں، تلفظ کرتے ہیں۔ عربی و فارسی کے مستعار الفاظ کے آخری مضمونی خوشیوں میں بھی مقصودہ جوڑ دینے کا رحمان ہے۔ مثلاً:- دخل، کو دخل، اور رم، کو رم، بولتے ہیں۔ بعض اوقات لوگ کچھ الفاظ میں ممانعت کی بنا پر آخری مضمونی خوشی تلفظ کرتے ہیں۔ مثلاً لفظ، مرض، کو مرض، بولنا غلط ہے۔ لیکن عربی فارسی الفاظ کی ایک بڑی تعداد میں اردو آخری مضمونی خوشیوں کو پرقرار رکھتی ہے۔

### مضمونی سلسل

ذیل میں درمیانی حالت میں پائے جانے والے مختلف مضمونی سلسل کی مثالیں دی گئی ہیں۔ چارٹ میں ان کو (A) نشان سے ظاہر کیا گیا ہے۔ مثالیں:-

(ا) کپتا، چلپا، تو پیچی، چیکا، اینا، گھیلا، اپریل، کیرا، الپرا  
(ب) آبپاشی، پھنسنے، ابیں، ایکانی، طبقہ، چینی، آبلہ، ابرق،  
کیرا، سبزی، جیشی، بیویا، ڈپیا۔

(ت) ڪُرٽه، سِنگرو، گُلھا، پیٹ جھڑ، آسنا، گُلنا، پیٹلا، گُلن  
انترلی، متوا لا، گُلیتا -

(د) پُھلے سکا، گُلہی، صدقہ، آڈھا، آدمی، گُدن، بدله،  
پا دری، گُلڑی، یاد شاہ، لروا، بندیا -

(ط) ہلنا، ہنکا، گھا، انگھیلیاں، کٹ گھر، کھل، کٹنی،  
بُعڈلی، بُری، پلش، کھل، پیٹوا، کیا -

(ڈ) مونڈنا، پڈھا، اڈلی، کھنڈ ہر، رندوا، ہندیا،

(چ) بچپن، بچتا، بھکی، اچھا، پچنار، چلا، کچرا، کھجڑی،  
کچووا، چیا -

(ج) راجپوت، سجن، سجدہ، آ جھل، ا جھر، ا جھیری، سجن،  
کھجلی، کچرا، پنجھڑ، ا جوان -

(ک) لڑکپن، اکبر، ملکتب، نکنا، رکھا، نگیل، تاکنا، چکلہ،  
لکرا، نکڑا، اگنا، رکشہ، پکوان، نکیہ -

(گ) ناگپور، بھگنا، مگدر، رو نکنا، باگ ڈور، دیکھی،  
ناگپھتنی، لگ بھگ، ماگدھی، مکھا، علیگ، دگنا،  
زکلا، نگری، نگڑا، لگوا، انگیا -

(رق) رقبہ، مقتول، نقد، مقناطیس، نقلی، نفری، لقا،  
لقيہ -

(بھ) چھتنا، چھضا، ا بھرا، چھوانا -

(رکھ) ہتھلہی، ا تھلا، ہتھنی، ہاتھرس، لو تھرا، متحمانا،  
کھپیا -

(دھ) باندھنا، چندلانا، چودھری، اُدھرا، یُدھوان، بَدھما.

(ھ) بیٹھنا، بیٹھنا، اکھلانا، گھری، اُکھوانا، گھیا۔

(چھ) ما بچھتا، ما بچھنا، بچھلا، بچھوانا،

(لھ) چلھنا، چکھنا، اوکھلی، الھرا، اکھڑا، رکھوانا، مگھما۔

(گھ) او بگھنا، سونگھنا، پکھلا، بگھرا۔

(مک) پچھا، کھپا، چتھا، ہندما، بچھا، بچھی، احمد، بچھکا، بچھگا در۔

کمعیبر، بچھنا، ابھی، بھرت، بچھڑا، کمن، رمضان، شرشاد،

کمحواب، تھغہ، کھہار، بچھوانا، کامیاب۔

(ن) کنڈی، کنیہ، گنتی، کنڈا، کنڈوپ، بچھنڈا، غچھے، کنیا،

تکا، بچھنگا، تبھید، کردھا، کنٹھی، بچڑی، انپی، بنپی،

خھنڈر، منڈغا، تھنواہ، تھنا، بچھوانا، بینا۔

(ل) کلیانا، ملبہ، پالتو، جلدی - الٹا، ڈالڈا، الایھی،

ملجھا، بچھلکا، سلکانیا، حلقة، بچھٹ، سلچھانا، کلمہ،

پلنا، کالرا، پلڑا، خلفی، آلسی، الزام، کلشن، تلخی،

مشلغم، دلہن، تلوار، دلبا۔

(ر) کھریا، بچری، کوتا، مردہ، هرچا، ہرجہ، رسکا، هرگی،

بُر قع، ارٹھی، کوچھا، بکھا، کرکھا، گرمی، ورنہ، عری،

بکھی، کرسی، عرضی، ترٹھی، سترخی، مرغی، کارروائی

کرپیا۔

(ڑ) تڑپا، درپا، پڑتا، اڑھن، لڑکا، اڑنا، کروا، پرمیا،

(ط) بُرھنی، بُرھنا، بُرھوانا، بُرھیا -  
 (ف) کوہنہ، کفگیر، کفانا، مغل، نفرت، لفڑا، افسانہ،  
 افرڑا، افشاں، افغان، اخواہ، صقبہ۔

(ذ) جذبہ، مزدوارے مذکورہ بذریعہ، لائجی، غزنی، نزلہ،  
 عندر، مذہب، رضوان، رضیہ۔

(ش) شیبیہ، ناشپاتی، ناشتہ، خوشدل، مشکل، پستی،  
 مشقی، رشمی، روشنی، شالہ، معاشرہ، خوشخبری،  
 مشغول، خوشحال، رشوت، اشیا۔

(ڑ) انڈا، خرگاں، پرثمردہ،  
 (خ) انجار، فاختہ، فراخمل، زخمی، سخنا، داخلہ، سخرا، سخنی،  
 رخصت، اخضر، سخنی، استخوان، سخیہ،  
 (غ) رخیبت، چعتائی، بعداد، نعمہ، داغنا، جعلی، مغرورا  
 مغضرت، لغرضش، اخوا، اخیار۔

(ڪ) شہپر، محبوب، چہتر، چہری، رہیٰ، لمحہ، تہکا، چہنگا،  
 قہقہہ، احمد، کہنی، پہلا، پھر، محفل، محشر، تہذیب  
 وحشی، احوال، ایسا۔

(و) باولا، محاورہ، معاوضہ، معاوبیہ۔  
 نوٹ:- اردو میں بچہ، کو جھوڑ کر یا تی سبھی مصنفوں کے درجہ  
 نسل ملتے ہیں۔

مشدد

جب ایکسری مصنفہ دویار بولا جائے تو اسے مشدد کہتے

ہیں۔ اردو میں مشدد مصمتے عام طور سے خفیہ مصہدوں کے بعد ریاستی  
حالت میں آتے ہیں۔ چارٹ میں مشدد کو **ج** سے طاہر کیا گیا  
ہے۔ مثالیں:- تھیرٹ، ڈیا، اطلاع، بھدا، بھنا، ادا، بچہ،  
بچھی، اکہ، لکو، فاقہمہ، چھٹہ، گتا، ملاح، کرا، شفی،  
رسا، مثاطہ، عزت، آخاہ، مرعن، قہار، کوا، عیاش،  
اردو میں ہر کاری اور تھیکی مصہدوں کو جھوڑ کر عام طور پر بھی  
مشختے اور نیم مصوتے مشدد ہوتے ہیں۔

---

## ۱۔ فوق و قطعی فونیم

مصطفیٰ، مصمتے اور نیم مصوتے قطعی فونیم کہلاتے ہیں لیکن  
زبان میں نہ، لہر اور اڑھمال وغیرہ الی یہیں ہیں جن سے معنی  
نہ بدل ہو جائیں۔ ان کو فوق قطعی فونیم کہتے ہیں۔

### الصال

بعض اوقات ایسے الفاظ ملتے ہیں جن کے درمیان  
میں بولتے ہیں تھوڑا و ققدرے دیا جائے تو ایک معنی اور اگر  
و قدر نہ دیا جائے تو دوسرا معنی نکلتے ہیں۔ مثلاً:- ”دواپی لی ہے“  
جلے میں دو الفاظ پی، لی کے بیچ تھوڑا و ققدرے دیکر بولا جائے تو  
یہ مرتب فعل ہے۔ اگر دونوں کو ایک ساتھ بولا جائے تو یہ لفظ پی  
معنی رنگ کا معنی دیتا ہے۔

اردو میں آوازوں کی طرح کیونکہ الصال بھی معنی کی تفریق

میں مدد دیتا ہے۔ اس لئے یہ بھی ایک فوٹیم ہے۔  
دیگر مثالیں:-

تم ہارے سر تھارے

کال کا شہر رکا کا شہر

وہ موت کے سیل میں گیا بھیرام / بھیرام

وہ خالم نزی بھی نے کتنوں ہی کے بر جھینے

**سر لہر**

ہر لفظ یا جملے کو ہم مختلف سُرُوں سے ادا کرتے ہیں۔ بعض  
اوغات ایک ہی لفظ یا جملے کو مختلف سُرُوں سے ادا کرنے میں مختلف  
معنی نکلتے ہیں۔ جن میں تفریق ہم صرف سُن کر ہی کر سکتے ہیں یا پھر انسی  
آلات کے ذریعے حملنے ہے۔ عام طور سے مختلف سُرُوں کو ظاہر کرنے  
کے لئے۔ ۱، ۲، ۳ نمبر لگا کر سُر لہر کی تبدیلی کا پتہ لگا باحاثا ہے۔  
انگلبریٹی کے بیشہ الفاظ جیسے سُر لہر کی تبدیلی سے معنی تبدیل ہو جائے  
ہیں۔ اردو میں یہ تبدیلی صرف جلوں ہی میں پائی جاتی ہے۔ مثال  
کے طور پر ذیل میں ایک حملہ تین بار لکھا گیا ہے۔ بظاہر ہر جملہ ایک  
جیسا ہے لیکن مختلف الفاظ پر مختلف سُرُوں پر کے نمبر لگا دینے سے ہر کجا  
بولے گئے جملے کا مفہوم بدلتا ہے۔

جملے:- کیا تم سیدب کاٹ کر کھا رہے ہو

کیا تم سیدب کاٹ کر کھا رہے ہو

کیا تم سیدب کاٹ کر کھا رہے ہو

بولنے والا ان جلوں میں کسی ایک پر زیادہ زور دے رہا ہے۔

یعنی پہلے جملے میں لفظ 'کاٹ کر' پر دوسرے میں لفظ 'سیب' پر کہ اور تیسرا میں لفظ 'تم' پر زیادہ زور دینے سے ہر بار جملے کا مفہوم بدل جاتا ہے۔ اس طرح ان جملوں میں سُر لہری معنی کی تفرقی میں مرد دے رہی ہیں۔ اس لئے انھیں بھی فویض کا درجہ حاصل ہے۔

## ۱۱۔ اردو حروف تہجی

اردو میں ۳۷ حروف اور ۷ (سات) اعراب و علامات استعمال ہوتے ہیں، جو عربی و فارسی سے مانخوا ہیں۔ بہ حروف دائیں سے باسیں جانب ایک دوسرے سے جوڑ کر یا علیحدہ علیحدہ لکھ جاتے ہیں۔ جب بہ ایک دوسرے سے جوڑے ہوتے ہیں تو ان کی شکلیں ابتدائی، درمیانی اور آخری حالتوں میں قدرتے مختلف ہو جاتی ہیں۔ ان نسبتوں حالتوں سے مراد ان حروف کی تحریری شکل ہے نہ کہ ان کی آواز۔ حروف کی بہ تبدیل شدہ شکلیں ذیلی ترجمہ کہلاتی ہیں اس طرح اردو رسم خط ایک فتح کی مختصر نویسی ہے جس میں الفاظ ان حرف کم جگہ لکھنے ہیں بلکہ لکھنے میں نسبتاً وقت بھی کم صرف ہونا ہے۔ اردو حروف کی ایک اور خصوصیت یہ ہے کہ زیادہ تر حروف ہم شکل ہوتے ہیں اور بعض نقطوں کے اور بچھے لگانے یا نہ لگانے سے حروف میں فرق کیا جاسکتا ہے۔ مثلاً 'ر، ح، ب، پ' وغیرہ جیسی شکلوں میں نقطے ہی حروف میں تفرقی کرتے ہیں۔ اس لئے رسم خط کھانے لئے اردو حروف کی درجہ بندی، ہم شکل حروف اور ان کے ذیلی

تہیم کے مطابق کی جاسکتی ہے۔ اس طرح بھی حروف کو بیک وقت پیش کرتے کی بجائے حروف کی درجہ بندی کے مطابق ہی ان کی تدریس کی جانی چاہئے۔ اس کے علاوہ حروف کی یہی ہوئی شکلوں کی جو مثالیں دی جائیں ان کو پیش کرتے وقت اس بات کو مد نظر رکھنا چاہئے کہ الفاظ با معنی ہوں اور تدریج آسان سے مشکل ہوں۔ جن حروف کی تدریس کی جا رہی ہوں ان بیس صرف دہی الفاظ شامل ہونے چاہئیں جو اس وقت تک بتائے گئے حروف پر مشتمل ہوں۔

### حروف کی درجہ بندی :

زیادہ تر حروف کو ان کی شکلوں کی یکساں تر کے مطابق مختلف گروپ میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ مثلاً د، گروپ میں (د د د)، ر، گروپ میں (ر ر ر ر)، ح، گروپ میں (ح ح ح)، س، گروپ میں (س ش ص ض)، ب، گروپ میں (ب پ ت ٹ ٹ)، اور باقی گروپ ف ق، ل م، ن، غ، ک، گ، ن، ی، ط، ظ، اور ه کے ہو سکتے ہیں۔

اُردو حروف مندرجہ ذیل اصولوں کے تحت ایک دوسرے سے ملا کر لکھے جاتے ہیں۔

'ا' اور 'و'، اپنے بعد میں آنے والے کسی حرف کے ساتھ نہیں جڑتے۔ لیکن جب یہ اپنے پہلے لکھے جانے والے حروف سے جڑتے ہیں تو اپنی شکل نہیں تبدیل کرتے۔ مثلاً 'آواز'، 'دواز'، 'جا'، 'جو'، 'د' اور 'ر'، گروپ کے حروف کی بھی اپنے بعد آنے والے کسی حرف کے ساتھ نہیں جڑتے لیکن ان سے پہلے جب کوئی حرف جڑتا ہے

تو یہ اپنی شکل میں تبدیل کر دیتے ہیں۔ مثلاً [ر] حداور [-س] جڑ  
‘ح، س، گروپ کے حروف اور ل، م، ف، ق حروف جب  
جڑتے ہیں تو ان کے صرف ابتدائی اور درمیانی حالتوں میں ہی ذیلی  
ترسیم ہوتے ہیں۔ مثلاً [ح]، [س]، [ص]، [ل]، [م]، [ف]  
اور [ق]

دک، اور مگ، حروف کے دو ذیلی ترسیم ہوتے ہیں۔ [ک]  
ذیلی ترسیم صرف ’ا، اوزل‘ سے پہلے ہوتا ہے، جبکہ [ک] ذیلی ترسیم  
باقي تمام حروف سے پہلے تحریر میں آتا ہے۔  
مثلاً:- کان، کل، کم۔

دب، گروپ اور ن، ی، لے حروف کے بین ذیلی ترسیم ہیں۔  
تینوں ذیلی ترسیم تمیلی تقسیم میں ہوتے ہیں۔ یعنی ایک کی جگہ دوسری  
ذیلی ترسیم نہیں استعمال ہوتا ہے، کیونکہ یہ تینوں اپنے بعد میں آتے  
والے حروف کے مرطابتی ہی تحریر ہوتے ہیں۔ مثلاً [ر] ذیلی ترسیم  
(ح، گروپ کے حروف، ۃ، اور رہ) کے ساتھ آتا ہے۔ [ل]  
ذیلی ترسیم و، ف، ق، ع، غ، ط، ظ، ی، لے، س، ش،  
ص اور ض کے ساتھ استعمال ہوتا ہے۔ باقی تمام حروف کے  
ساتھ [م] ذیلی ترسیم استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:-

کم، بچ، بہہ، بھ + بو، بفت، بون، بع، بظ، بی، بے، لس  
لص + با، بد، پر، بیٹ، بیٹ، بک۔

نوٹ:- دو اولاد گروپ کے علاوہ مذکورہ سچھی حروف جب لفظ  
کے آخر میں آتے ہیں تو ان کی شکل تبدیل نہیں ہوتی۔ مثلاً:-

زیج، بس، بس، بل، بحث، بحث، بک، بہت، بن، بی، بے۔  
دُعَ، اور دُغ، ابتدائی، درجیانی اور آخری تبدیل حالتیں  
میں مختلف ذیلی ترجم رکھتے ہیں۔ مثلاً ابتدائی [ع]، درجیانی [عـ]  
اور لفظ کے آخر میں [سج]۔ غم، بعد، نیغ۔

'ا' کے چار ذیلی ترجم ہیں۔ مثلاً [ہـ۔] ابتدائی حالت میں  
و، ح، س، ص، ف اور م حروف سے پہلے اور یا قی حروف سے  
قبل [ہـ۔] کی شکل متعلق ہے۔ [ہـ۔] ہمیشہ درجیانی حالت میں  
اور لفظ کے آخر میں [سـ] ذیلی ترجم استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً :-  
ہو، ہج، ہنس، ہص، ہفت۔ ہم + جا، ہد، ہر، ہل، ہک، ہٹ  
ہن ہے، ہی + ہمار + کہ۔ طفا اور ھ، حروف کی بھی حالت  
میں اپنی شکلیں نہیں تبدیل کرتے ہیں۔ مثلاً:- طا، خطا، بجا۔  
ٹوٹ:- جو بات تمام حروف میں مشترک ہے وہ ہے کہ اردو  
کے بھی حروف جب تہا کھے جانے ہیں تو ان کی شکلیں نہیں  
نہیں ہوتیں۔

مدد رجھے بالا نکتوں کو مرد نظر رکھنے سے رسم خط کی تدریس میں نہ  
صرف وقت کم صرف ہوتا ہے بلکہ اس حالت میں اور میتدجوں کو فرید شداریوں  
کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔

## اعراب

زیر، زیر اور پیش بالترتیب خفیف مصروف اور  
مرد اور مرد کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ مذکور یوں رسم خط کی  
تدریس کے دوران کھڑی زیر رائی / مصوتے کے لئے اور اور پر

اٹا پیش/رڈ/ مصوتے کے لئے استعمال کروانا چاہئے۔ اسی طرح زیر کا استعمال رائے رادر/راؤ/ مصتوں کے لئے ہوتا ہے تاکہ سمجھی مصتوں کا ایک دوسرے سے فرق کیا جاسکے۔ تکہ چل کر ان اعراب کا استعمال خود بخود ترک ہو جاتا ہے اور بیان و سباق کی مدد سے تلفظ کیا جاتا ہے۔

**مد (۱۰۰)** صرف الف پر ابتدائی حالت میں رہ رہ مصوتے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ درمیانی اور آخری حالتی میں الف بغیر مدد کے رہ رہ مصوتے کی آواز دیتا ہے۔ لیکن چند عربی الفاظ جیسے فرآن، مآختر، مآل اور مآب وغیرہ میں الف پر درمیانی حالت میں بھی مدلکا دیا جاتا ہے۔ بہ الفاظ دو رکھنی ہیں۔ یعنی فر + آن اس لئے دوسرے رکن کی ابتدائی حالت میں الف پر مدد آیا ہے۔  
**جزم (۱۰۱)**

اس کا استعمال عام طور پر مسمی خوشوں کے لئے ہوتا ہے مثلاً لفظ "بخت" میں رخ/ا اور رت/ کے درمیان کوئی مصوتہ نہیں بولا جاتا ہے، اس لئے بہاں جزم لگادی گئی ہے۔

### تشدید (۱۰۲)

یہ صرف ان مسموں اور ان مصتوں کے اور پر لگائی جاتی ہے جن کو دو دفعہ بولا جانا ہے۔ مثلاً لفظ "کتا" اور عیاش میں رت/ اور ری/ کی آواز دو دفعہ تلفظ بخوبی ہے اس لئے ان آوازوں کی تساہنگی کرنے والے بحروف پر تشدید لگادی گئی ہے۔

## ہمزہ (۔۔۔)

اُردو میں ہمزہ حرف نہیں ہے بلکہ سہیشہ مصوتے کی آواز دینتا ہے۔ عربی میں یہ مصوتتہ بھی ہے اور مصحتہ بھی۔ ہمزہ صرف وہاں لگایا جاتا ہے جہاں مصوتی تسلیل ملتا ہے۔ یعنی جب دو مصوتے ایک سانچھے ہوتے ہیں تو وہ ”ی“ اور ”ے“ پر ہمزہ لگا دیتے ہیں۔ مثلاً ”کئی“، ”کئے“، ”کئو“، ”کائی“، ”کائے“، ”کاؤ“ اور ”کماو“ جیسے الفاظ میں [آ+أي]، [آ+اے]، [آ+او]، [آ+اي]، [آ+اے]

[آ+او] اور [آ+او] مصوتی تسلیل دکھانے کے لئے ہمزے کا استعمال کیا گیا ہے۔ بعض عربی الفاظ میں مصوتی تسلیل کے بغیر بھی ہمزہ استعمال کیا جاتا ہے۔ مثلاً:- ”مُؤْمِنَةٌ“ اور ”جَرَأَتْ“، بعض عربی الفاظ کی جمع کے بعد بھی ہمزہ لگا دیا جاتا ہے۔ ایسے الفاظ میں بھی کوئی مصوتی تسلیل نہیں ہوتا بلکہ یہ مخفی رسماً ہی موجود ہے مثلاً۔ اُمراء، شعراء، وغیرہ اب اس کا روایج دن بدن کم ہوتا جا رہا ہے اردو میں کچھ مخصوص مستعار عربی الفاظ پر مندرجہ ذیل علامات بھی متعمل ہیں۔

## ٹوبین (۔۔۔)

چند الفاظ میں آخری حرف ”الف“ پر دو زیر لگانے سے ”ون“ کی آواز نکلتی ہے۔ جیسے لفظ مثلاً میں الف کے تنفظ کے بھائے اس کا تلفظ ”مُتَّلَّنْ“ ہوتا ہے۔ دیگر مثالیں۔ ”فُورَا“، ”نِسْتَانَا“ عموماً وغیرہ۔ ہائے ملقوطی پر ختم ہونے والے الفاظ میں ”دَث“ در لا خفہ کر دیتے ہیں۔ جیسے اشارہ۔ اشارتہ، افادتہ وغیرہ۔

## کھڑا زبرہ (۱۰۰)

پچھا الفاظ میں جن حروف پر کھڑا زبر لگا ہوتا ہے وہاں ان حروف کے بعد ر آ / ر مصوتے کی آواز نکلتی ہے۔ جیسے لفظ رحمٰن میں یہم کا لفظ بطور رحمٰن کے ہو رہا ہے۔ لیکن پچھا الفاظ میں حرف دی، پر کھڑا زبر لگانے سے رای ر کے بجائے ر آ / ر مصوتے کا لفظ ہوتا ہے۔ شاید لفظ دعویٰ کا لفظ دعوا ہو گا۔

دیگر مثالیں:- اعلیٰ، لیلی، موسیٰ، یا مصلیٰ، مصطفیٰ وغیرہ

## نون کے مثاثر (۲)

عربی سے مستعار الفاظ میں نون حرف بھی استعمال ہوتا ہے جو صرف ممت میں آواز دیتا ہے۔ مثلاً: زکلۃ (زکات)، صلوٰت (صلوات) وغیرہ۔

## نون شخمنہ (۳)

الفی مصوتوں کو لفظ کے آخر میں تلفظ کرنے کے لئے بغیر لفظ کا نون استعمال ہوتا ہے مثلاً ہاں، ہوں، ہیں وغیرہ۔ اس طرح ”جاں“ اور ”جان“ یا ”جوں“ اور ”جون“ میں فرق کیا جاتا ہے۔ لیکن لفظ میں ابتدائی یاد رہیانی حالت میں نون پر نقطہ رو یا جاتا ہے۔ جیسے ابینٹ، سہنس وغیرہ۔ ابیے الفاظ میں ”نون“ مرصمتہ اور الفی مصوتوں میں فرق کرنے کے لئے الٹا جرم، یعنی (ب۔) لگا دیتے ہیں جیسے: سہنس اور سہنس، بھنسکا اور بھنسکی وغیرہ

# ۲۰۔ اردو مصروفہ کے نئی نئی طاہریت

اردو میں دس مصوتوں کے لئے صرف چار حروف (ا، و، ی، ہ) اور میں ان عربی (ریڑ، زیر، پیش) استعمال ہوتے ہیں۔ مثلاً 'الف' پر صرف اپنے ایسی حالت میں رکھ رکھ مصوّتی کی آواز دیتا ہے جبکہ حالتوں میں الف پر بعد کے ہی راکھ مصوّتی کے لئے تلفظ ہوتا ہے۔ ذیل کے چهار طبق میں تمام مصوتی فوائد کے لئے اردو میں نام اور ان کی مبنیوں حالتوں میں وقوع معتمدالوں کے درج ہیں۔

دُنْج	وَزَرْ	أَعْرَابٌ أَوْ زَيْلِيْ قَوْسِيْمٌ	دُنْج	وَزَرْ
بَاوَهُ مَعْرُوفٌ	رَى	أَبْتَدِيْا	بَاوَهُ مَعْرُوفٌ	رَى
كَرْ	رَرْ	[إِنْ] رَسْ [إِنْ] دَنْ [-ءَ]	كَرْ	رَرْ
بَاوَهُ مَجْمُولٌ	رَئَرْ	[إِيْهِ] إِيكْ [إِيْهِ] شَيلْ [-ءَ]	بَاوَهُ مَجْمُولٌ	رَئَرْ
بَاوَهُ لَيْنٌ	رَئَرْ	[أَيْهِ] أَكْيَا [إِنْ] بَيْهَا [-ءَ]	بَاوَهُ لَيْنٌ	رَئَرْ
زَبْر	رَئَرْ	[أَرْ] أَبْ [إِنْ] جَبْ [-ءَ]	زَبْر	رَئَرْ
الْفَ	/ ۱۱	[أَرْ] أَبْ [إِنْ] دَابْ [-ءَ]	الْفَ	/ ۱۱
وَأَوْ مَعْرُوفٌ	/ وَرْ	[أَوْ] أَوْن [إِنْ] دُوكْ [-ءَ]	وَأَوْ مَعْرُوفٌ	/ وَرْ
بَشْشٌ	/ هَرْ	[أُهْ] أُنْ [إِنْ] بَنْ	بَشْشٌ	/ هَرْ
وَادْجَمْبُول	رَوْرْ	[أَوْ] أَوْس [إِنْ] رَوْدْ [-ءَ]	وَادْجَمْبُول	رَوْرْ
وَادْلِيْن	رَوْرْ	[أَوْ] أَوْر [إِنْ] دَوْرْ [-ءَ]	وَادْلِيْن	رَوْرْ
نَبْ غَنَّة	/ نَبْ	[أَنْ] نَصْوتَهُون [إِنْ] نَصْوتَهُون [إِنْ] هَانْ	نَبْ غَنَّة	/ نَبْ

‘الف’، ہر مصوّتے کے لئے ابتدائی حالت میں استعمال ہوتا ہے ‘ی’، کا استعمال حرف / ای / مصوّتے کے لئے ہی ہوتا ہے، ‘نے’، اے / مصوّتے کے لئے اور زیر کے ساتھ راء / مصوّتے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ و، کا استعمال تین مصوّتوں کے لئے ہوتا ہے یعنی الٹے پیش کے ساتھ / او / کی آواز دیتا ہے زیر کے ساتھ / او / آواز دیتا ہے اور بغیر کسی اعراب کے / او / کی آواز دیتا ہے۔ باقی مصوّتوں کے لئے زیر، زیرا اور پیش کا استعمال بالترتیب راء / راء / اور راء / راء کے لئے ہوتا ہے۔ کھڑی زیر اور الٹا پیش صرف بینندیوں کے لئے ہی استعمال ہوتے ہیں۔ زیر کی طرح بعد میں ان اعراب کا استعمال بھی نزک کر دیا جاتا ہے۔

کھڑا زیر یہ <sup>مکمل</sup> ہے کی ابتدائی اور درمیانی ذیلی نزیسم کے نیچے راء / مصوّتے کے لئے رگانی حاجت ہے تاکہ راء / مصوّتے سے فرق کیا جاسکے۔ اسی طرح و، کے اور پرالٹا پیش کا استعمال بھی / او / اور / او / مصوّتوں کے فرق کو فائم رکھنے کے لئے ہوتا ہے۔  
ہائے مختفی۔

دیگر زبانوں کی طرح اردو میں بھی بعض الفاظ کو جس طرح لکھتے ہیں اس طرح تنفظاً نہیں کرتے۔ مثلاً کچھ الفاظ کے آخر میں ہ (ہائے مختفی) مصوّتوں کی آواز بھی دیتا ہے۔ جیسے کہ، نہ، بہ، اور ہر قسم الفاظ میں بالترتیب راء / راء / راء / اے / اور راء / مصوّتے تنفظ ہوتے ہیں۔

و اور معدولہ۔ فارسی کے چند الفاظ میں حرف ‘خ’ کے

بعد و، را / مصوتے کی طرح تلفظ ہوتا ہے۔ مثلاً خوش، خود، خوشیدہ خوراک، برخوردار وغیرہ۔

پچھا الفاظ میں وا و تلفظ میں نہیں آتا۔ مثلاً:- خواہ، خوار، خواب، خواہش، خواجه، خواہ وغیرہ

### دوا و عطف

پچھا مرکب الفاظ میں دو اسمایا صفات کے درمیان، دو، را و / مصوتے کی طرح تلفظ ہوتا ہے۔ مثلاً:- سے

رقب توا دھر شیر و شکر ہوتے رہے

ہم ادھر دہ بان سے زیر و زیر ہوتے رہے

و مع

عربی میں 'ع' حلقو حی صفیری محفوظہ ہے۔ لیکن اردو میں پہ مصوتے کی آواز دیتا ہے۔ ذیل میں ایسے الفاظ دیئے گئے ہیں جن میں 'ع' حروف اومہی، سے وغیرہ کے ساتھ اور تنہا اردو کے دس مصوتوں کی آواز دے رہے ہیں۔

مصوتے	حروف	مثالیں:-
(۱) را / اي /	ع + ي	عہد عہدی، لعیم، قلعی
	ي + ع	وہمع رہمع
(۲) را مر	ع	ملائج عزت شاعر
(۳) را لے /	ا + ع	اعلان اختبار اعراب
	ع	شعر فعل تابع واقع
	ع + سے	مرصرے موقعے حفلے

مصنف	عنوان	المحتوى
(١) رأى	ع	ع
(٢) رأى	ع + ب	ع
(٣) رأى	ع	ع
(٤) رأى	ع	ع
(٥) رأى	ع + ا	ع
(٦) رأى	اعظم اعمال	اع
(٧) رأى	واقو حلقة	ع + ه
(٨) رأى	ع و	ع
(٩) رأى	و + ع	ع
(١٠) رأى	ع	ع

ذیل میں ایسے کچھ الفاظ دیے گئے ہیں جن میں ع، کی جگہ، الف، پا، سے، وغیرہ لکھنے سے متعلق میں فرق آ جاتا ہے، مثلاً:-  
اکرے - کام عام، ارب عرب، الہ علم، آیہ عاصیہ، آسی عاصی، آرمی عاری، امارت عمارت، لال نعل، جال جعل، نال نعل،  
مارکہ معرکہ، پائز بعض، سادی سعدی، راثا رعناء، تان طعن،  
مریا، مریع، هسر امیرع، حامورہ معمور -  
اکرے - شہر شعر، فیل فصل -  
دھی دینع، نونزع، دفعہ درفع -

## اصناف

پچھے عربی فارسی مرکب الفاظ میں دو اسماء ببا اسم اور صفت کے درمیان اضافت کا استعمال ہوتا ہے جس لفظ میں اضافت لگتی ہے وہی جملے کے فعل کو مثابر کرتا ہے۔ اس کی مندرجہ ذیل قسمیں ہیں

- ۱) اضافت زیر - اگر پہلا لفظ "سی"، "مع" اور صفتی حرفاً پہلے سیم ختم ہو تو ان حروف کے پیچے اضافت زیر استعمال ہوتی ہے جو اے رمصوتنے کا تلفظ دیتی ہے مثلًا :-

دیکھا اس بیجا رسیدل نے آخر کام تمام کیا۔

سے متابعِ لوح و قلم جھین گئی تو کیا غم ہے  
کہ خونِ دل میں ڈبوئی ہیں انگلیاں میں نے

- ۲) اضافت ہمزة - اگر پہلا لفظ ماءِ مخفی پہلے سیم ختم ہو تو اس پر اضافت ہمزة لگانے سے مصوتی تسلیل رآ + اے رتلفظ ہوتا ہے۔ مثلًا :-

نوحہ غم بھی سیم نعمہ کشادی نہ ہسی

اگر پہلا لفظ وے، پہلے سیم ختم ہو تو کمی ہمزرے کی اضافت استعمال ہوتی ہے۔ مثلًا :-

اس میتیخ کے دو گھونٹ لکنا سیکھو

نوٹ:- ہائے ملفوظی کے نیچے اضافت زیر لگتی ہے۔ مثلًا

ع دل کی بساط کیا کھی زیگا و جمال میں

وے، کی اضافت۔ اگر پہلا لفظ آ، اوڑا، مصوتوں، (الف، ورواد) پہلے سیم ختم ہو تو وے کے پر عادیتے ہیں مثلًا:-

کے شیروں والے ادائے شوخ جانشینی کی نکلی  
کے فرمادنے الکھا لاتھا احسان جو یہ شیر

**نوٹ:** (۱) یہ پر بہڑہ لگانے کا بھی رواج ہے یعنی ادائے  
شوخ، جو یہ شیر۔

(۲) واؤ، جب نیم مخصوصتے کے طور پر تلفظ ہوتا ہے تو اضافہ  
نہیں لکھتی ہے۔ جیسے:- محو خال۔

**ال کی اضافات:** - عربی کے کچھ هرکیات میں ال کی اضافات  
استعمال ہوتی ہے۔ اگر مرکب الفاظ کا دوسرا الفاظ طدرس  
صڑپضطشل ن اور ر حروف سے شروع ہو رہا ہو  
تو یہ مخصوصتے مشدد ہو جاتے ہیں اور ان الفاظ سے قبل اضافات  
کا لام، تلفظ میں نہیں آتا لیکن 'الف' / ۱۹ / مخصوصتے کی آواز دیتا  
ہے۔ مثلاً:- واجب التعظیم، معافی القصیر، دار الشفاعة، باقی  
حروف سے شروع ہونے والے الفاظ میں لام، کا تلفظ ہوتا ہے  
مثال:- حب الوطن، واجب الاداء، ناقص العقل، رسم الخط وغيرہ  
**نوٹ (۱)** بالفرض، اور بالترتیب، جیسے الفاظ میں 'الف' / ۱۹ /  
مخصوصتے کی آواز دیتا ہے۔

(۲) فی الحقیقت، اور فی الوقت، جیسے الفاظ میں 'الف'  
تلفظ میں نہیں آتا لیکن 'الف' سے پہلے 'ی' / ۱۸ /،  
مخصوصتے کی آواز دیتا ہے۔

(۳) حتی الوضع، اور علی الاعلان، جیسے الفاظ میں 'الف' سے  
پہلے 'ی' / ۱۸ / مخصوصتے کی آواز دیتا ہے۔

(۲) بُو الْهُوس، اور ابُو الْحَلَام، جیسے الفاظ میں بھی الفت  
تلفظاً میں نہیں آتا لیکن الفت سے پہلے واؤ، را / مصو  
کی آواز دیتا ہے۔

## ۱۳۔ اردو و مصموں اور یہ مصموں کی فوائدی ہجایی مطابقت

### معلوٰسی

معلوٰسی آوازیں عربی میں نہیں پائی جاتیں۔ اردو کی  
چھ معلوٰسی (تبین ہر کاری و تبین غیر ہر کاری) آوازوں کی نمائندگی  
کے لئے حروف پڑھ، کافشان لگاد بایانا ہے۔ اس طرح ٹ  
ڈ ٹھ ڈھ اور ڑھ حروف معلوٰسی آوازوں کی نمائندگی کرتے  
ہیں۔

### ہر کاری

اسی طرح عربی میں ہر کاری آوازوں کا بھی وجود نہیں  
ہے۔ اردو میں ہر کاری آوازوں کے لئے علیحدہ حروف نہیں  
ہیں۔ اس لئے جن حروف میں ہر کاری پیدا کرنی ہوتی ہے ان  
میں ہے جو ٹردی جاتی ہے۔ اس طرح گیارہ حروف۔ پ ب  
ث د ٹ ڈ چ چ ک گ اور ڑ میں ہے کے اتصال سے  
علی الترتیب پکھ۔ بچہ نہ دھو کھ ڈھ چھ کھ گھ اور ڑھ وضع

کر لئے گئے ہیں جو ہکاری آوازوں کی نمائندگی کرتے ہیں۔

**فونٹ:** - 'ھ' کا استعمال صرف ہکاری آوازوں کے لئے ہے، استعمال کرنا چاہئے تاکہ بھار اور پھار بانگھر اور گھر جیسے الفاظ میں فرق کیا جاسکے۔ تحریر میں 'ل'، 'م'، 'ن'، اور 'ر' کے ساتھ بھی 'ھ' جوڑی جاتی ہے، لیکن ان آوازوں میں 'لھ'، 'محھ'، 'نھ' اور 'رھ' کو فونیجی حیثیت حاصل نہیں ہے۔

### ہم صوت حروف

اردو کے کچھ فونیم ایک سے زیادہ حروف کی نمائندگی کرتے ہیں۔ مثلاً 'ڈ'، 'ٹ'، اور 'ڑ'، 'ٹرکی'، 'س'، 'ٹس'، اور 'ھ'، 'س'، 'ز'، 'ڈ'، 'ض'، اور 'ظ'، 'ز'، 'رکی'، 'ح'، اور 'ڑ'، 'رہ' / فونیم کی نمائندگی کرنے ہیں۔ یعنی بولنے میں 'ت'، اور 'ڈ'، حروف کی ایک ہی آواز ہوتی ہے۔ دراصل یہ سارے حروف عربی میں علیحدہ فونیج ہیں لیکن اردو میں صرف ان حروف کو مستعار لیا ہے ان کی نمائندگی کرنے والی آوازوں کو انہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہم وہ سارے مستعار الفاظ جو عربی میں ان حروف سے لکھے جائے ہیں اردو میں بھی اسی طرح لکھتے ہیں لیکن بولنے میں ان کی آوازوں میں کوئی فرق نہیں کرتے۔ ذبل میں ایسے کچھ الفاظ ہیں جن میں ہم صوت حروف معنی میں فرق پیدا کرتے ہیں۔

**طارت** طعنہ تانا، طعن تان، طابع تابع، طبیارتیار،

### سطر ستر

**سرت** سانی ثانی، کسرت کثرت، اساس اثاث، ہمل مثل

سرص سدا صدا، سورت صورت، اسراف اصراف،  
برس برس،

ثرص ثواب صواب، نثر نصر، منتظر، منصور.

زرط زن طن، زہر طہر.

ذرط ذمیہ نظیر.

زرض روزہ روضہ، فرا فضا۔

ذرض ذم ضم، ذلات ضلالت، حذر حضر.

حرب حلیل، حمزہ ہمزہ، حاجی ہاجی۔

### نیم مصوّتے

دو، اور دی، نیم مصوّتے ہیں لیکن مصوّنوں کے لئے بھی  
استعمال ہوتے ہیں۔

ذیل کے چار طبقے میں ارد د کے نظام مصتمی اور نیم مصوّتی فوئیم مع  
معنیم ذیلی تر سیم کے درج ہیں۔

ذیلی تر سیم	ذیلی تر سیم	آخری	آخری	در میانی	ابتدائی
پ	پ	چپ	چپا	پر	ا پ /
ب	ب	لب	حَبْس	بو	ا ب /
ت	ت	رات	بِتا	نم	{ ا ت /
ط	ط	خط	خطا	طول	
د	د	بدل	حد	دل	ا رد /

اثر	چٹ	کٹا	ٹوب	ڑٹ
ارڈر	ساندھ	انڈا	ڈال	ڈاٹ
ارجوا	سچ	چچا	پچورہ	چج
ارجوا	محج	سچا	جام	ک
اکرا	نک	شکر	کام	گ
ارگر	چگ	پکلا	گل	پکھ
اقوا	بحق	احقر	فلم	ق
ارچوار	x	کچھا	پھن	پھ
ارنھار	رتھہ	متحا	نھن	نھ
ارودھا	گردھہ	آدھا	دھن	دھ
ارٹھا	روٹھہ	روٹھا	کھن	ٹھ
ارڈھا	x	ڈھال	ڈھول	ڈھ
ارچھا	پکھھ	کچھوا	چھال	چھ
ارجھا	محھ	ماچھی	چھارڑو	جھ
ارکھا	ایکھ	مکھن	کھال	کھ
ارگھا	باگھ	مکھا	گھر	گھ
برفت	کھ	کفن	فن	ف
اس مر	بس	پسا	سُن	س
	شخص	حصر	صر	ص
	عیشت	مثل	نمر	ن
	گز	دزن	زن	ذ

د	ض	ذ	ذ	ذ
ظ	ش	ض	ش	ش
خ	غ	ظ	ش	ش
غ	ح	خ	خ	خ
ح	ه	غ	غ	غ
ه	م	ح	ح	ح
م	ل	ه	ه	ه
ل	ر	م	م	م
ر	ط	ل	ل	ل
ط	ط	ر	ر	ر
ط	و	ط	ط	ط
و	ي	ط	ط	ط

## ۳۱۔ خط نسخ

اُردو میں کتابوں کی طباعت و طرح سے ہوتی ہے۔ پہلے اٹھ سے خوش خط لکھ کر بلاک بنائے جاتے ہیں، بھران کی کاپنی نگالی جاتی ہے۔ حروف کی یہ تحریر نتیجے میں ہوتی ہے جو مہندوستان میں عام طور سے رائج ہے۔ دوسری تحریر ٹاؤپ میں ہوتی ہے جو نسخ کہلاتی ہے۔ دیگر مالک یہی عربی رسم الخط میں لکھی جانے والی کتابیں عام طور سے نسخ ہی میں چھپتی ہیں۔ ہمارے یہاں ابھی نسخ کارروائی نہیں کی ہے۔ اس لئے مینڈری نتیجے میں تو بخوبی واقف ہو جاتا ہے تو یہی میں جب اس کے سامنے نسخ میں چھپی کتابیں آتی ہیں تو اسے ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے وہ کوئی اور زبان ہو۔ حالانکہ جس طرح انگریزی میں ٹاؤپ حروف اور ہاتھ سے لکھے جانے والے حروف کی قابلیت میں فرق ہوتا ہے کم و بیش وہی فرق نسخ اور نتیجے میں بھی ہوتا ہے۔ لیکن ان اختلافات کی طرف ہمارا دعیان نہیں جاتا، کیونکہ ہم چین سے ہی ایک ہی قسم کی بھی ہوئی کتابوں سے ماوس ہوئے ہیں۔ اگر اُردو میں بھی شروع سے ہی بھی بھی ہوئی کتابوں کو صرف خط نسخ میں پڑھنے کا انتظام ہو تو کوئی دشواری نہ ہو۔

چونکہ چینی کی حد تک ہمارے ملک میں دونوں تحریریں رائج ہیں اور ان دونوں میں کچھ فرق بھی ہے اس لئے ذیل میں نسخ تحریر میں استعمال ہوئے والے حروف کے ذیلی ترسیم معنی مثالوں کے

دے گئے ہیں تاکہ لستعلیق اور لشخ میں مستعمل ذیلی نزدیکیوں کا فرق واضح ہو جائے۔

**نوت:-** اس چارٹ میں سمجھی حروف اردو مائیپ رائٹر کے لئے ہوئے ہیں۔

## لشخ حروف اور آن کے ذیلی مکالمہ حکم

حروف	اہنڈائی	دریبانی	آخری
ا / جا			۱
ب			ب
د			د
ز			ز
ڑ			ڑ
ر			ر
ز			ز
ڙ			ڙ
ڑ			ڙ
ج	جال	(ج)	حج
ج	چال	(ج)	حج
ح	حال	(ح)	صلح
خ	خال	(خ)	بغ

حروف ابتدائی آخری		در میانی		اولیاء	
س	سال (س)	س	سال (س)	س	بس
ش	شال (ش)	ش	شال (ش)	ش	خش
ص	صل (ص)	ص	صل (ص)	ص	خالص
ض	ضد (ض)	ض	ضد (ض)	ض	نبض
ف	فال (ف)	ف	فال (ف)	ف	کوف
ق	قلم (ق)	ق	قلم (ق)	ق	چق
ل	لڑ (ل)	ل	لڑ (ل)	ل	قل
م	من (م)	م	من (م)	م	نم
ی	یم (ی)	ی	یم (ی)	ی	جی
ے	ایک (ے)	ے	ایک (ے)	ے	مع
ب	بعم (ب)	ب	بعم (ب)	ب	لب
پ	پر (پ)	پ	پر (پ)	پ	چپ
ت	تل (ت)	ت	تل (ت)	ت	لت
ث	ثمر (ث)	ث	ثمر (ث)	ث	عیث
ٹ	ٹم (ٹ)	ٹ	ٹم (ٹ)	ٹ	لٹ
ن	نم (ن)	ن	نم (ن)	ن	سن
ک	کل (ک)	ک	کل (ک)	ک	شک
گ	گام (گ)	گ	گام (گ)	گ	چگ
ع	عید (ع)	ع	عید (ع)	ع	شع (ع)
غ	غم (غ)	غ	غم (غ)	غ	تیغ (غ)

۔ ۵ ہے۔ (ھ) ہمک (ھ) جنگہ (ھ)  
ط طوطی (ط) خطاط (ط) خط

ظ ظلم (ظ) منظر (ظ) حفظ  
نوٹ: (۱) نسخ کے حروف چیپا پن لئے ہوئے ہوتے ہیں جبکہ نستعلیق  
کے حروف نسبتاً گول یا تو سی ہوتے ہیں۔ ان حروف میں خوشگانی  
پائی جاتی ہے اور بہرث کا بہترین نمونہ سمجھے جاتے ہیں۔

(۲) الف سے پہلے جب لام آتا ہے تو الف، یا یہی جانب کھوڑا  
ترجھا ہو جاتا ہے۔ جیسا لفظ "ل" میں دلکھا یا کیا ہے۔ باقی حالتو  
میں الف، سیدھا ہی رہتا ہے۔

(۳) 'د' اور 'ر' اگر و پ کے حروف جب جڑتے ہیں تو برخلاف نستعلیق  
کے اپنی شکلیں تبدیل نہیں کرتے۔ نیز 'د' اگر و پ کے حروف  
درمیانی سطر سے اپر لکھے ہوئے ہیں جیسے:- د جبکہ د ر،

گروپ کے حروف سطر سے نیچے تحریر ہوتے ہیں۔ جیسے پو۔

(۴) برخلاف نستعلیق کے 'ک' اور 'گ' حروف کا صرف ایک ہی ذیلی ترجمہ  
ہوتا کہ ہوتا ہے جو الف اور لام سمیت بھی حروف سے پہلے یا  
درمیان میں استعمال ہوتا ہے۔

(۵) اسی طرح 'ن'، 'ی'، 'ے' اور 'ب'، 'گروپ' کے حروف کا بھی صرف  
ایک ہی ذیلی ترجمہ (ف) ہوتا ہے جو بھی حروف سے پہلے یا درمیان  
میں استعمال ہوتا ہے۔

(۶) 'ع' اور 'غ' کا بھی صرف ایک ہی ذیلی ترجمہ ہوتا ہے۔

(۷) 'ظ' کا ابتدائی ذیلی ترجمہ 'ھ' ہوتا ہے اور آخری حالت میں جب  
'ظ' ہوتی ہے تو اپنی بڑی شکل کے ساتھ استعمال ہوتی ہے۔

## ۱۵ - اصطلاحات

CLOSE	بند	FINAL	آخری
STOP (PLOSSIVE)	بند شیبہ (بندشی)	ONSET	اپندا
DIALECT	یولی	INITIAL	اپنداںی
INTERNATIONAL PHONETIC ALPHABETS (I.P.A.)	بین الاقوامی خط رسمی حروف	JUNCTURE	انصال
BACK	پچھلا	CODA	اختتامیہ
LATERAL	پہلوی	VIBRATION	ارتعاش
PUFF	پھونک	TRILL	ارتعاشیہ
PALATE	تالو	DEVELOPMENT	ارتقا
RESTRICTED- (MARGINAL) PHONEME	محدود فونیکم	PHONOLOGICAL	اصواتی
CONTRAST	تنالف (تضاد)	SPEECH- ORGANS	اعضائے سخن
CONTRASTIVE	تنالفی	MINIMAL PAIR	اظلی جوڑا
CONTRAST	تضاد	FRONT	اگلا
COMPARATIVE STUDY	تفاہی مطابعہ	DISTINCTIVE	امینازی
FREQUENCY	تعداد ارتعاش	MASAL	انفی
SPEECH SOUND	تکلی صوت	NASALISATION	انفیت
COMPLEMENTARY- DISTRIBUTION	یکیلی تصریح	NASALISED	انفیا لی
		NASAL CAVITY	انفی جوف
		HIGH	اوپنجا
		UPPER	بالائی

ORAL-	دہنی جوٹ	ARTICULATION	تلفظ
CAVITY		ARTICULATOR	تلفظ کار
VOCABULARY	ذخیرہ اسلط	ARTICULA-	تلفظی صوتیات
ALLOGRAPH	ذیلی تحریک	TORY PHONETICS	
ALLOPHONE	ذیلی فرم	FLAP	تھپکی
SCRIPT	رسم خط	FLAPPED	تھپک دار
SYLLABLE	رکن	LETTER	حروف
SYLLABIC	مُرکبی	ALPHABETS	حروف تہجی (ا. ب. ج)
LANGUAGE, TONGUE	زبان	GLOTTIS	حلق
BACK OF- THE TONGUE	زبان کا پچھلا	GLOTTAL	حلقی
MID - OF THE TONGUE	حصہ	EPIGLOTTIS	حلق پوش
BLADE OF- THE TONGUE	زبان کا پھیل	PHARYNX	حلقوم
TRACHEA (WIND PIPE)	سانس نالی	PHARINGEAL	حلقوی
HARD PALATE	سخت تالو	LARYNX	حنجرہ
PITCH	سر	SHORT VOWEL	خفیف مصوتہ
INTONATION	سر لہر	CLUSTER	خوشہ
AUDITORY- PHONETICS	سماعی صوتیات	MID/MEDIAL	درمیانی
ACOUSTICS PHONETICS	سمعیانی صوتیات	DENTAL	دنستی (دندرانی)
CHEST- PULSE	صدری حرکت	TEETH	دندان
		BILABIAL	دولی
		DIPHTHONG	دو ہر ا مصوتہ

PHONEME	فونیم	FRICATIVE	صافیری
PHONEMIC	فونیک	PHONE(SOUND)	صوت
PHONEMICS	فونیکس	PHONETICS	صوتیات
PHONEMIC- CONTRAST	فونیکی تضاد	VOCAL CORDS	صوت تانٹ
PHONEMIC- STRUCTURE	فونیکی ساخت	PHONETIC - DISTRIBUTION	صوتی تقسیم
PHONEMIC- ORTHOGRAPHIC CORRESPONDENCE	فونیکی بحایی اطالقیت	PHONETIC FEATURES	صوتی خصوصیت
SEGMENT	قطعہ	PHONETIC ENVIRONMENT	صوتی ماحول
SEGMENTAL PHONEME	قطعی فونیم	ARRESTING CONSONANT	ضبطی صوت
CARTILAGE	گزی	MANNER OF ARTICULATION	طرز تلفظ
QUALITY	کیفیت	MUSCLE	عضله
OPEN	کھلہ	ORTHOGRAPHY	علمہ بھی
LIP	لہب (ہونڈٹ)	PHONOLOGY	علم اصوات
LABIODENTAL	لہب دنی	LINGUIST- FRANCIA	عوایزی زبان
ALVEOLUM	لثہ (لہب دنی)	FOOD PASSAGE (OESOPHAGUS)	غذائی نالی
(ALVEOLAR RIDGE, TEETH RIDGE)		VELAR	غشائی
ALVEOLAR	لشوی	UNROUNDED	عینز مردہ ور
ALVEO-PALATAL	لث تالوی	VOICELESS	غیر مسموع
LINGUISTICS	لسانی (لسانیاتی)	UNASPIRATED	غیر رکاری
		NON HOMORPHIC	غیر سعی خیز
		SUPRA-	فوق وطعی فونیم
		SEGMENTAL PHONEME	)

POINT OF - ARTICULATION	حفاظ تلفظ	UVULA	لہات (کرنا)
ANALOGY	حالت	UVULAR	لہاتی
ANALOGUSPAIR	سالنی جوڑا	LINGUIST	ماہر لسانیات
PEAK	منتها	ROUNDED	مدور
PEAK OF PROMINENCE	منتها ای اتیاز	COMPOUNDVERB	مرکب فعل
LOW/LOWER	پچلا	NUCLEUS	مرکزہ
SOFT PALATE (VELUM)	نرم بالو	CENTRAL	مرکزی
RELEASING- CONSONANT	نکسی مصمتہ	BORROWED	مستعار
TIP OF THE TONGUE (APEX)	نُک زبان	VOICED	صویع
SEMI VOWEL	نیم صورۃ	VOICING	صویغیت
ORTHOGRAPHIC	ہجائی	CONSONANT	مصمتہ
ASPIRATE	ہر کاری	CONSONANTAL	مصمتی
ASPIRATED	ہر کاری	VOWEL	صورۃ
ASPIRATION	ہر کاریت	VOWEL SEQUENCE	صورۃ تسلی
HOMOPHONOUS	نیم صورت	RETROFLEX	معکوسی
HOMORGANIC	نیم خروج	STANDARD LANGUAGE	معياری زبان
		CORRESPONDENCE	مطابقت

## ۱۴۔ کتابیات

اردو (۱) چند بگیاں: 'لسانی مطالعے، بینیشن ٹرست انڈیا، نئی دہلی۔

جنوری ۱۹۷۳ء

(۲) نارنگ، گوپی چند: اردو کی تعلیم کے سائنسی پہلو، آزاد کتاب گھر  
کلام محل، دلی۔ دوسرا بیان جنوری ۱۹۶۲ء  
انگریزی (۱) بلاک، برناڑا اور ٹریگر، جا رج ایل: 'اوٹ لائن آف  
لنگوٹک اتالیمس'۔

لنگوٹک سوسائٹی آف امریکا، بالٹی مور، ۱۹۳۲ء

(۲) جو ترددیں: این اوٹ لائن آف انگلش فونیکس ۱۹۵۴ء

(۳) خان، مسعود حبیب: فونیک اینڈ فونولاجیکل اسٹری آف  
دی ورڈ ایں اردو، علی گڑھ

(۴) مشری، بال گوہن: ہماری محل فونولاجی آف ماڈرن انڈینڈر  
ہندی، کارنل یونیورسٹی، بیو۔ ایس۔ اے

(۵) زور، ایس محمد الدین قادری: مہروشنی فونیکس،  
ویلینوے، بینٹ جا رجت ۱۹۳۰ء

ہندی (۱) تواری، اودے نارائن: 'بھاشاشاستر کی روپ رکھا،  
بخارتی بھندار، بیدیاگ ۱۹۴۳ء

(۲) تواری، بھولانانه: 'ہندی دھونیاں اور ان کا اچارن  
ستمبر ۱۹۷۳ء

(۳) ہمروٹرا، رمیش چند: ہندی دھونیکی اور دھونیکی۔

